وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَآءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحديث)

فرقہ مماتیہ

کو آئینہ دکھایا تو برا مان گئے

مصنف:

جناب بشارت حسین صفدر

نوجوانان اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند گندف ضلع صوابی

فرقہ مماتیہ

کو آئینہ دکھایا تو برا مان گئے

مصنف
بشارت حسین صفدر

نوجوانان اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند گندف ضلع صوابی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(حرفے چند)

جناب بشارت حسین صفدر صاحب

گندف ضلع صوابی کے جناب مولانا بشارت حسین صفدر نے ۲۰۱۳ء میں ایک کتاب لکھی۔جس کا نام ''فرقہ مماتیہ کو آئینہ دکھایا تو برامان گئے'' رکھا۔اسی گاؤں کے پنج پیری رہنما مولانا محمد شریف صاحب نے ایک اور دو صفحاتی دو پمفلٹ لکھے،جس کا جواب جناب بشارت حسین صاحب صفدر نے اس کتاب میں دیا جسے اس مجموعہ میں شامل کر رہے ہیں۔(ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

دکھا ہم کو یا رب راہ مستقیم ہمیں راہ حق پر چلا اے کریم

ہمیں جب سے یاد پڑتا ہے تقریباً بیس سال سے ہمارے گاؤں گندف میں ایک جماعت فرقہ عثانیہ کے نام سے موسوم ہے۔ اسی فرقہ عثانیہ ہی کے متعلق ہمارے، چھوٹے، بڑے، مرد، عورتیں، علماء اور عوام سب یہی کہتے ہیں کہ فرقہ عثانیہ عذاب قبر کا منکر ہے۔ اس عقیدہ عذاب قبر کے انکار کی وجہ سے لوگ ان کو بری نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کو خالص گمراہ سمجھتے ہیں۔ اب تک کسی بھی عالم دین سے خواہ کسی جماعت سے وابستہ ہو، خاص کر فرقہ پنج پیریہ سے نہیں سنا گیا کہ وہ یہ کہتا ہو کہ فرقہ عثانیہ کے متعلق آپ لوگوں کا یہ خیال کہ وہ عذاب قبر کا منکر ہے غلط ہے۔ اسی اثناء میں بندہ عاجز کو اللہ جل شانہ نے اپنے فضل وکرم سے تبلیغی جماعت کے عالمی مشن میں چار ماہ کے لئے اپنے راستے میں قبولیت بخشی:

دعوت الیٰ اللہ نام بھی سب سے اعلیٰ دعوت الیٰ اللہ کام بھی سب سے اعلیٰ

چار ماہ کے بعد تبلیغی جماعت والے ساتھیوں کی کوششوں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بندہ کو علم دین حاصل کرنے کے لئے قبولیت بخشی۔ طالب علمی میں فرقہ پنج پیریہ، اشاعتیہ کی کتب زیر مطالعہ رہیں، مطالعہ کے بعد بندہ پر فرقہ پنج پیریہ کا پوشیدہ چہرہ روز روشن کی طرح عیاں ہوا کہ یہ لوگ بھی فرقہ عثانیہ کی طرح زمینی قبر میں اس خاکی جسم کے عذاب وثواب کے منکر ہیں۔

کل میاں حجام جہاں مونڈتے تھے اوروں کا سر آج اسی کوچے میں خود اس کی حجامت ہوگئی

لیکن فرقہ پنج پیریہ کے حضرات اپنے اس عقیدے کو لوگوں کے سامنے لاتے ہیں نہ ہی درس وتقریر میں بیان کرتے ہیں۔ اگر بیان کریں گے تو لوگوں پر ان کا باطل چہرہ کھل جائے گا اور لوگوں کو معلوم ہوجائے گا کہ فرقہ پنج پیریہ کا عذاب قبر کے متعلق وہی عقیدہ ہے جو فرقہ عثانیہ کا ہے۔ بندہ عاجز وقتاً فوقتاً لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرتا رہا کہ فرقہ پنج پیریہ بھی فرقہ عثانیہ کی طرح اس زمینی قبر میں عذاب وثواب کا منکر ہے۔

نہ یہ شان مومن ہے نہ ہی ایمان کا تقاضہ ہوجائے واضح حق تو چھپایا نہیں کرتے
رشتے بھلے چھوٹیں اور ٹوٹے بھلے یاری فیصل یہ مجاہد ہیں جو پیچھے نہیں ہٹتے

ایک دفعہ بندہ نے فرقہ پنج پیریہ کے باطل چہرہ سے پردہ ہٹانے کے لئے چند پیغامات لوگوں کو بھیج دیئے کہ فرقہ پنج پیریہ اس زمینی قبر میں عذاب وثواب کا منکر ہے۔ جواب تو ان لوگوں سے بن نہ پڑا۔ جب لوگ ان سے پوچھتے تو یہ برملا کہتے کہ یہ بات ہم پر الزام ہے کہ ہمارا اور عثانیوں کا عقیدہ ایک ہے۔ تب بندہ عاجز نے اصل حقیقت سامنے لانے کے لئے ایک رسالہ بنام فرقہ پنج پیریہ مماتیہ عذاب قبر کا منکر ہے۔ لکھا:

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

اس رسالے میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ٹھوس اور محکم حوالوں سے ثابت کیا گیا تھا کہ فرقہ پنج پیریہ اس زمینی قبر میں خاکی جسم کو عذاب وثواب نہیں مانتے۔

چھپائیں گے کہاں تک راز محفل شمع کے آنسو کہے گی خاک پروانہ کہ پروانہ پر کیا گزری

اس رسالہ سے لوگوں پر یہ حقیقت کھلی کہ فرقہ پنج پیریہ پر یہ الزام نہیں بلکہ نا قابل انکار حقیقت ہے۔ اگرچہ یہ رسالہ مختصر وقت میں لکھا گیا تھا لیکن جہاں جہاں پہنچا علماء کرام اور طلباء عظام نے تحسین و آفرین کے ڈونگرے برسائے۔ یہ رسالہ جہاں اپنوں کے لئے باعث تسکین ہوا، وہاں خرمن مماتیت پر برق سوزاں بن کر گرا اور فرقہ پنج پیریہ میں ایک اضطراری کیفیت پیدا ہو گئی۔ ہمارے رسالے میں جو حقائق موجود ہیں ان کی تردید فرقہ پنج پیریہ سے نہ ہو سکی۔

اپنے دامن کے لئے خار چنے ہیں خود تم نے اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اس میں شکایت کیا ہے

البتہ دو پمفلٹ (ایک پانچ صفحی، دوسرا ایک صفحی) شائع کئے۔ ہمیں مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے لکھنے والے مفتی شریف حسین صاحب تھے لیکن ان کو نام لکھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ آخر کیوں؟ دال میں کچھ کالا ضرور ہے جس کی پردہ داری کی جا رہی تھی۔ اگر انہوں نے پمفلٹ میں ہمارے نام لینے کی جسارت نہ کی ہوتی تو ہم بھی نام ذکر کرنے کی کوشش نہ کرتے۔ ہمیں بعض دوستوں نے کہا کہ اس کے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ صاحب پمفلٹ نے اپنا نام نہیں لکھا اور نہ اس میں جواب ہے۔ مگر چونکہ مسلک کا مسئلہ ہے اور مفتی شریف صاحب نے اس پمفلٹ کی کاپیاں بازار میں دوکانداروں پر مفت تقسیم کیں۔ اس لئے ہم نے اپنے فریق مخالف میں سے کسی ذات کو نہیں دیکھنا ہے، بلکہ مسلک کی صداقت کو بیان کرنا ہے۔ چنانچہ بعض کرم فرماؤں نے بندہ کو حکم دیا کہ جواب ضرور لکھا جائے تو بندہ نے اللہ کا نام لے کر جواب لکھنا شروع کیا۔

خاکپائے اکابرین اہلسنت دیوبند
بشارت حسین صفدر

مفتی شریف صاحب کی طرف سے جواب یا گالی نامہ؟

مفتی شریف صاحب نے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے راقم الحروف کو خوب برا بھلا کہا ہے۔ مثلاً یوں کہا:
''دجالوں میں سے ایک دجال'' ایک یہودی صفت منافق۔ خرچہ غیرت اوکری۔ فریبی، دھوکہ باز، غیر منصف مزاج، یہود و نصاریٰ کو دو قدم پیچھے چھوڑا، نوجوان کی۔ یہ پانچ صفتیں بشارت اینڈ کمپنی میں نہیں پائی جاتی۔''

قارئین کرام! ہمارے ایک دوست ابراہیم شاہ صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ مندرجہ بالا باتوں کا جواب نہ دینا ہی جواب ہے۔ آدمی جب جواب دینے سے عاجز آ جائے تو پھر وہ یہی زبان استعمال کرتا ہے جو مفتی شریف صاحب نے کی ہے۔

سہے لاکھوں ستم لیکن نہ کی آہ و فغاں اب تک زباں رکھتے ہوئے بھی ہم رہے ہیں بے زباں اب تک

اسی موقع پر عبد الجبار سلفی صاحب مدظلہ کیا ہی خوب لکھتے ہیں کہ: ''آخر فرعون نے بھی تو کہہ ہی دیا تھا: ''انی لاظنک یموسی مسحورا'' میرے گمان کے مطابق اے موسیٰ تجھ پر جادو ہو گیا ہے اور مزید کہا: ''ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون'' تمہارا پیغام لانے والا جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور باؤلا ہے۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہند) نیز مشرکین مکہ آنحضرت ﷺ کو (العیاذ باللہ) دیوانہ کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ماانت بنعمة ربک بمجنون'' تو نہیں اپنے رب کے فضل سے دیوانہ۔ تو یہ سلسلہ ابتداء سے چلا آ رہا ہے اہل باطل جب دلائل کا توڑ نہ کر سکے بیہودہ زبان پر اتر آئے۔ مد مقابل خواہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندے یعنی انبیاء علیہم السلام ہی کیوں نہ ہو تو پھر ہما وشما کی کیا حقیقت ہے؟ لہٰذا ہمیں اس سے کوئی پریشانی نہیں ہے۔ آپ اپنا کام کرتے جائیں ہم اپنا۔

ذکر کانٹوں کا آپ کی فطرت　　ہم تو کرتے ہیں بات پھولوں کی

(بحوالہ سوط العذاب علی عنق الکذاب)

اب ہم اس بحث کو فرقہ پنج پیریہ کے ایک مشہور عالم شہاب الدین خالدی صاحب کے مندرجہ ذیل اقتباس پر ختم کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ: ''ایک شخص نے اپنے دوست کو دیکھا کہ ٹانگ پر پٹی بندھی ہوئی ہے، دوست نے پوچھا یہ کیا ہوا کہ پٹی باندھ رکھی ہے تو پٹی والے صاحب نے کہا باؤلے کتے نے کاٹا ہے تو دوست نے کہا تجھے کتے نے کاٹا ہے تو تیرے دانت نہیں تھے؟ (کہ تو بھی کتے کو کاٹ لیتا) تو پٹی والے نے جواب دیا کہ دانت تو تھے لیکن میں کتا نہیں ہوں۔ (عقیدۃ الامت ص ۲۴۷)

انہی کے مطلب کا کہہ رہا ہوں　　زبان میری ہے بات ان کی
انہی کا محفل سنوارتا ہوں　　چراغ میرا ہے رات ان کی

جواب یا تائید

مفتی شریف صاحب نے (ایک صفحی پمفلٹ میں) فرقہ عثمانیہ کا عقیدہ عذاب قبر'' مرنے کے بعد اس زمینی قبر میں خاکی جسم کو عذاب وثواب نہیں ہوتا۔'' اہل السنت والجماعت کا مسلک یعنی حق قرار دیا ہے۔

قارئین کرام! دیکھئے ہمارے گاؤں گندف کے پنج پیری حضرات کی طرف سے خود وضاحت آگئی کہ یہ فرقہ عثمانیہ کو عذاب قبر کے عقیدے میں حق پر مانتے ہیں:

تیری بزم میں اور بھی گل کھلیں گے　　اگر رنگ یاران محفل یہی رہا

مفتی شریف صاحب کی دورنگی

پہلے ایک دفعہ ہمارے دوست حضرت ابراہیم شاہ صاحب مدظلہ نے مفتی شریف صاحب نے فرقہ عثمانیہ کے عقیدہ عذاب قبر کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ میں فرقہ عثمانیہ کو عقیدہ عذاب قبر کی وجہ سے گمراہ سمجھتا ہوں۔ لیکن اب اس پمفلٹ میں فرقہ عثمانیہ کو عقیدہ عذاب قبر میں حق پر قرار دیا۔ یہ کیوں؟

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا　　یا سراسر موم ہوجا یا سنگ ہوجا

چند سوالات

۱...... مفتی صاحب! آپ نے پہلے فرقہ عثمانیہ کو کس دلیل پر گمراہ کہا تھا؟
۲...... آپ صاف کیوں نہیں کہتے کہ فرقہ عثمانیہ عقیدہ عذاب قبر میں حق پر ہے؟
۳...... ہمارے گاؤں میں تقریباً بیس سال سے لوگ فرقہ عثمانیہ کو عذاب قبر کا منکر کہتے ہیں ان کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟
۴...... جو لوگ فرقہ عثمانیہ کے عقیدہ عذاب قبر کو باطل کہتے ہیں۔ آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

کیا ہم نے الزام لگایا ہے؟

مفتی صاحب نے چند الزامات کا تذکرہ کیا ہے مفتی صاحب! جس نے آپ پر الزامات لگائے ہیں آپ

جانے اور وہ۔ ہمیں اس سے کیا سروکار ہم نے تو اپنا دعویٰ ٹھوس اور محکم حوالوں سے ثابت کیا ہے الزام کب لگایا ہے؟ دیکھئے بندہ کا رسالہ بنام: ''فرقہ پنج پیریہ مماتیہ عذاب قبر کا منکر ہے''

اہل حق پر فتوے کس نے لگائے ہیں؟

احمد سعید خان ملتانی کے درجہ ذیل فتوے ملاحظہ کیجئے:

۱...... تعویذ کو کفر اور شرک کہا اور تعویذ کرنے والے پر لعنت بھیجی۔ (خس کم جہاں پاک ص ۱۷، ۱۹)

۲...... دیو بندی بریلوی سب مشرک کافر ہیں۔ (ص ۱۱۱، ۱۲۵)

۳...... تبلیغی جماعت والے کافر ہیں۔ (ایضاً ص ۶۹)

۴...... علماء دیو بند جو قائلین سماع موتی ہیں وہ کافر ہیں۔ (ایضاً ص ۶۹)

۵...... احمد سعید خان جب تک علماء کو رکید نہ لے تو ان کا وعظ مکمل نہیں ہوتا۔ (ایضاً ص ۱۰۹)

۶...... ابتدائی زمانہ ہی سے احمد سعید خان ملتانی کے ملنے والے مجھے کہتے تھے۔ آپ علماء دیو بند کو کافر کیوں نہیں کہتے؟ یہ اس کی تربیت کا اثر تھا۔ (از ضیاء اللہ شاہ گجراتی ایضاً ص ۷۶)

۷...... نمک پر دم کرنے والا مشرک ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۸، ۱۱۶)

مولانا حسین علی نمک پر دم کرتے تھے۔ (ایضاً ص ۱۰۸، ۱۱۶)

۸...... احمد سعید نے مولانا خلیل احمد (سکھر) کی موجودگی میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو کافر کہا۔ (ایضاً ص ۷۳)

ابوذکوان پنج پیری لکھتے ہیں: ''ہمارے پنجاب کے ساتھی افضل ضیاء صاحب ان کے اخراج پر کتاب کیوں لکھتے ہیں؟ جس کا نام ہے: ''خس کم جہاں پاک'' (دفاع حق ص ۸۷، ۸۸)

اس کتاب (دفاع حق) پر مندرجہ ذیل علماء کی تقریظات ہیں۔ (۱) مولانا طیب طاہری صاحب۔ (۲) ضیاء اللہ شاہ بخاری صاحب۔ (۳) مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب۔ (۴) سید عبد المقدس باچا صاحب۔

پھر یہی صاحب تقریظ سید عبد المقدس باچا رقمطراز ہیں کہ: ''دفاع حق اوّل سے آخر تک الحمد للہ! بغور وفکر مطالعہ کی۔'' (تقریظ دفاع حق ص ۵)

۹...... یہ تکفیر سازی اور ہر ایک پر فتویٰ کفر لگانا اس شخص (احمد سعید ملتانی) کی زندگی کا سب سے بڑا مشغلہ ہے۔

(از شہاب الدین خالدی عقیدۃ الامۃ ص ۴۷۵)

۱۰...... یہ احمد سعید خان ملتانی برا آدمی کہتا ہے۔ پاکستان میں کافروں کے چار بڑے گروہ ہیں۔ دیو بندی، بریلوی، اہل حدیث اور شیعہ یہ سب حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں۔ (از شہاب الدین خالدی عقیدۃ الامۃ ص ۴۷۴)

بے روک ہیں ان فتویٰ فروشوں کی زبانیں ۔ اسلاف کی توہین پہ کرتے ہیں گزارہ

پھر اسی احمد سعید خان ملتانی کے بارے میں فرقہ پنج پیریہ کا ایک معروف ومشہور عالم، مؤلف کتب کثیرہ مولانا عبد الوکیل صاحب اپنے اساتذہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''الشیخ العلامہ (ابن تیمیہ ثانی) احمد سعید خان ملتانی زید مجدہ ملتان۔'' (نور الظلام درجہالت تیار روتہ دعلم رنڑا ص: ۳)

سوالات

۱...... مفتی شریف صاحب! احمد سعید خان ان فتوؤں کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں؟

۲...... اگر آپ فرمائیں دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۳...... تو پھر ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا کوئی کافر الشیخ، العلامہ، ابن تیمیہ ثانی، ہوسکتا ہے۔

دوسری بات: احمد سعید خان ملتانی آپ کے درجہ ذیل علماء کے ہاں دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہے؟

۱...... امیر اشاعت التوحید والسنۃ مولانا محمد طیب طاہری صاحب۔ (دفاع حق ص ۳)

۲...... ناظم اعلیٰ اشاعت التوحید والسنۃ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ (دفاع حق ص ۳)

۳...... مولانا سید عبدالقدوس باچا صاحب امیر حلقہ ۷۔ (دفاع حق ص ۷)

۴...... ابوذ کوان مفتی محمد سلیمان ساجد۔ (دفاع حق ص ۱۶)

جواب کون سا معتبر ہوگا؟

موصوف لکھتے ہیں: رسالہ کے مندرجات پر علمی انداز میں بحث کتابچے کی صورت میں ایک طالب علم ہی کرے گا۔ (ص ۲)

ہمیں اس سے کیا سروکار کہ جواب طالب علم دے یا آپ لیکن جواب کون سا معتبر ہوگا۔ ذیل میں دیکھئے: (بطور الزام) حضرت مولانا سید عبدالمقدس باچا صاحب پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''اگر کسی کو اس کتاب (تحقیق الحق) کی تردید لکھنے کا خیال ہو تو تردید ایسی منظور ہوگی کہ اوّل میری کتاب کی عبارت نوٹ کرے گا اور پھر رد میں تسوید اوراق کرے ویسی ہوائی تردید کہ میری کتاب کی عبارت نقل نہ کرے منظور نہیں ہوگی خوب یاد رکھیں۔'' (تحقیق الحق ص ۵)

دوسری بات: جواب سوال گندم جواب چنا کی قبیل سے نہ ہو یعنی جو میں نے لکھا ہے اس کا جواب ہو درمیان میں اور مسائل نہ چھیڑے اگر اور مسائل چھیڑنے کا شوق ہو تو اس کے لئے دوسری کتاب لکھیں تا کہ ہم نے جو بحث چھیڑی ہے وہ خلط ملط نہ ہو جائے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے　　یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ایک مغالطے کا جواب

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں: ''نام رکھنے سے یہ مترشح ہے کہ یہودی صفت اس شخص (بشارت حسین) کے ہاں (معاذ اللہ) پنج پیری حضرات جو عذاب قبر کا منکر نہیں ہیں عذاب قبر کے منکر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ عذاب قبر سے انکار کفر ہے۔''

(کمانی العرف الشذی ج ۱ ص ۲۰۶ لانور شاہ کشمیری اور ضروری مسائل، لرشید احمد حقانی بن مفتی فرید زروبوی استاد دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ص ۲)

جواب: قارئین کرام! ہم نے فرقہ پنج پیریہ کو زمینی قبر میں عذاب وثواب کا منکر کہا ہے۔ دیکھئے! بندہ عاجز نے اپنی کتاب کے پہلے صفحہ پر لکھا ہے کہ: ''عصر ہذا کے معتزلہ، مماتیہ، اشاعتیہ، پنج پیریہ، فرق عثمانیہ کی طرح اس زمینی قبر میں عذاب وثواب سوال وجواب کے منکر ہیں۔'' (ص ۱)

موصوف لکھتے ہیں کہ نام سے مترشح ہے۔ الخ!

مفتی صاحب نام تو کتاب کا عنوان ہے اور عنوان معنون کے مابین اجمال اور تفصیل کا فرق ہوتا ہے اور اصول یہ ہے کہ اجمال، تفصیل کا تابع ہوتا ہے۔

سوال: عنوان اور معنون کے مابین منافات ہوتی ہے یا اجمال اور تفصیل کا فرق؟ اگر اجمال اور تفصیل کا فرق ہو تو اعتراض کیوں؟ کیونکہ معنون کے پہلے صفحہ پر وضاحت موجود ہے نیز ٹائٹل پر ہم نے فرقہ پنج پیریہ کا ہاتھ عثمانیوں کے ہاتھ میں دے کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ عقیدہ عذاب قبر میں فرقہ پنج پیریہ اور فرقہ عثمانیہ دونوں ایک ہیں۔ یہی بات ہم نے اپنی کتاب میں فرقہ پنج پیریہ کی کتابوں سے ٹھوس اور محکم حوالوں سے ثابت کیا ہے۔

ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے ایک نقطہ نے ہمیں محرم سے مجرم بنا دیا

سوال: اگر کوئی شخص زید کو زمینی قبر میں عذاب وثواب کا منکر کہے تو کیا یہ زید پر کفر ہی کا فتویٰ ہے؟

سوال: کسی شخص کو زمینی قبر میں عذاب وثواب کا منکر کہنا۔ کیا یہ اس شخص پر مطلقاً انکار عذاب قبر کا فتویٰ لگانا ہے۔

سوال: موصوف لکھتے ہیں کہ: ''پنج پیری حضرات جو عذاب قبر کے منکر نہیں۔'' اس پر ہمارا سوال یہ ہے کہ آپ کون سی قبر میں عذاب وثواب مانتے ہیں؟

سوال: مفتی صاحب! فرقہ عثمانیہ والے بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم عذاب قبر کے منکر نہیں دیکھئے۔ کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی اپنی کتاب عذاب برزخ کے ٹائٹل پر لکھتے ہیں: ''عذاب القبر حق'' کیا یہ لوگ درست کہتے ہیں؟

سمجھنے کو تو وہ سب داستان غم سمجھتے ہیں جو مطلب کہنے والے کا ہے اس کو کم سمجھتے ہیں

مفتی صاحب! آپ درجہ ذیل علماء کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟

مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''اس لئے عذاب کے منکر مولوی عبدالعزیز، امتیاز راولپنڈی والے، احمد سعید چتروڑ گڑھی، عطاء اللہ بندیالوی یا اس طرح کے کچھ اور لوگ ہیں اور ظاہر ہے کہ عذاب قبر کے منکر کا اہل سنت والجماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ (میرا مسلک ومشرب ص ۱۵)

سوال: مفتی شریف صاحب! عذاب قبر کے متعلق آپ کا اور عطاء اللہ بندیالوی کا عقیدہ ایک ہے یا الگ الگ؟

(بطور الزام) حضرت محمد ابراہیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''بے شک قبر کے عذاب کا انکار یا احساس عذاب قبر کی جانب سے میت کو جماد سمجھنا اعتزال رفض یا ارتداد جو کہے ٹھیک ہے۔'' (کشف المغالطات در مسئلہ سماع اموات ص ۱۴۴)

کشف المغالطات اور فرقہ پنج پیریہ

بطور الزام: مولانا طیب طاہری صاحب امیر جماعت اشاعت التوحید والسنہ العالیہ لکھتے ہیں کہ:

''کشف المغالطات کی تصدیق فرمانے والے حضرات اکابر میں سے بعض کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری، (۲) حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن، (۳) حضرت سید احمد حسن امروہی (شاگرد حضرت نانوتوی)، (۴) حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری، (۵) حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ، (۶) مولانا حضرت مفتی عزیز الرحمن، (۷) حضرت مولانا عنایت الٰہی (مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپوری)، (۸) حضرت مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت، (۹) حضرت مولانا محمد یحییٰ (آپ حضرت مولانا الیاس بانی تبلیغی جماعت کے بھائی اور حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کے والد گرامی تھے)، (۱۰) حضرت مولانا محمد میاں،

(۱۱) حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، (۱۲) حضرت مولانا ظفر احمد تھانوی (رحمۃ اللہ)'' (مسلک الاکابر ص ۴۹ تا ۵۰)

(بطور الزام) ابوذکوان مفتی سلیمان ساجد پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''علماء دیوبند نے متفقہ طور پر اپنی تصدیق کے ساتھ مولانا ابراہیم دہلوی کی کتاب (کشف المغالطات در مسئلہ سماع اموات) شائع کی۔'' (دفاع حق ص ۱۲۳) پھر اسی صفحہ پر تصدیق کرنے والے چند اکابرین دیوبند کے اسماء گرامی ذکر کئے ہیں۔

ابوذکوان صاحب پنج پیری نے مندرجہ بالا مضمون (بحوالہ المسلک الماثور ص ۹۹) مرتب اقبال فاروقی، افادات اکابرین اشاعت التوحید والسنۃ بالخصوص شیخ القرآن مولانا غلام حبیب صاحب شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری صاحب) لکھا ہے۔ المسلک الماثور پر تقریظ مولانا محمد طیب طاہری، مولانا خضر حیات بھکروی کی ہیں۔

فرقہ پنج پیریہ کے مناظر خضر حیات لکھتے ہیں کہ: ''کشف المغالطات وہ کتاب ہے جس پر چالیس اکابر علماء دیوبند کے تصدیقات موجود ہیں جن میں درجہ ذیل علماء کے اسماء گرامی بھی شامل ہیں۔''

(المسلک المنصور ص ۲۲۵، دوم ایڈیشن ص ۲۳۴)

صاحب کشف المغالطات اوران کے چالیس مصدقین۔ (اکابر کا باغی کون ص ۱۱۶)

احمد سعید ملتانی اور عذاب قبر

۱...... اب جو شخص اس بہانے کہ اس جسم کو عذاب وثواب مشاہدہ کے خلاف ہے میت جسم پر عذاب وثواب کا انکار کرتا ہے یا بعید سمجھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اللہ کا بندہ کیونکر کہلوائے گا وہ تو شیطان کا بندہ ہوگا۔

(از احمد سعید خان ملتانی بحوالہ عقیدۃ الامۃ ص ۴۸۵)

۲...... اور (احمد سعید خان ملتانی) یہ بھی کہتا ہے کہ جو جسم کے عذاب کا منکر ہے وہ خدا کا باغی قرآن کا منکر کافر، زندیق اور نہ جانئے کیا کیا ہے۔ الخ! (بحوالہ عقیدۃ الامت ص ۴۸۷)

۳...... (احمد سعید خان ملتانی) نے لکھا ہے روح اور بدن عنصری کو عذاب وثواب نہ ماننا واقعی کفر ہے۔

(بحوالہ عقیدۃ الامت ص ۵۱۷)

۴...... اس ہونق (احمد سعید خان ملتانی) نے بہت سارے ورقے اپنی مطبوع کتاب کے اس پر کالے کر دیئے کہ زمین کا گڑھا ہی قبر ہے اس قبر میں عذاب وثواب ہوتا ہے جو یہ بات نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں صاف کافر ہے۔

(عقیدۃ الامۃ ص ۵۵۱ از شہاب الدین خالدی)

مفتی صاحب! اب آپ اس شیخ، علامہ، ابن تیمیہ ثانی (بقول مولانا عبدالوکیل) کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟

کیا عذاب قبر کا انکار کفر ہے

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''حالانکہ عذاب قبر سے انکار کفر ہے''

(کمافی العرف الشذی ج ۱ ص ۲۰۶، لانور شاہ کشمیری اور ضروری مسائل ص ۱۱۱، لرشید احمد حقانی الخ)

(الزامی جواب) مفتی شریف صاحب کے استاد مولانا محمد حسین شاہ نیلوی صاحب نے ''تحریرات حدیث'' مصنفہ مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ کے حوالہ کو صرف اس وجہ سے رد کر دیا کہ بقول ان کے وہ حضرت کی خود

نوشت نہیں، لکھتے ہیں: ''خود حضرت صاحب کے حکم اور اہتمام سے طبع نہیں کرایا گیا۔'' (بدر منیر حاشیہ تفسیر بے نظیر ص ۱۸۴)

بالکل یہی جواب العرف الشذی کی مذکورہ عبارت کا ہے یہ کتاب بھی علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی خود نوشت نہیں بلکہ ان کے ایک شاگرد مولانا محمد چراغ صاحب رحمہ اللہ جن کا تعلق بھی زیادہ تر جماعت اسلامی سے رہا ہے کی مرتب کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حوالہ بھی قابل قبول نہیں ہونا چاہئے۔ (بحوالہ علمی وتحقیقی مباحث ص ۱۶۱ تا ۱۶۲)

(تحقیقی جواب) امام العصر، محدث جلیل، حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: ''ہاں! وہ امور ضروریہ اور اعتقادات حقہ جو اتنے دقیق اور بعید از فہم ہوں کہ ان کا سمجھنا اور سمجھانا عقول انسانی کے بس کا نہ ہو۔ مثلاً تقریر کا مسئلہ، عذاب قبر کی حقیقت اور کیفیت، استواء علی العرش کا مسئلہ، اللہ تعالیٰ کے آخر شب میں آسمان دنیا پر اترنے کی حقیقت اور کیفیت اور اسی قسم کے متشابہ امور، نیز ذات اور صفات الٰہیہ کی نوعیت وغیرہ۔ اگر ایسے امور ضروریہ حد شہرت وتواتر کو پہنچ جائیں تو جو شخص ان سے واقف ہونے کے بعد سرے سے انکار کرے گا (کہ ان کی کوئی حقیقت نہیں) بلا تردد ہم اس کو کافر کہیں گے اور اگر بالکل انکار تو نہیں کرتا مگر سب کی نوعیت اور کیفیت کی بحث اور تحمیص اور چھان بین کے تحت اس کا قدم پھسل جاتا ہے اور اپنی رائے سے کوئی ایک صورت متعین کر کے دعویٰ کرتا ہے کہ بس یہی حق ہے اور وہ اہل حق کے نزدیک باطل ہے۔ (مثلاً عذاب قبر کو صرف روحانی عذاب کہے یا استواء علی العرش کے معنی ''عرش پر بیٹھنا'' کرے اور کہے خدا عرش پر بیٹھا ہے[1] تو ایسے گمراہ مسلمان کو ہم معذور سمجھیں گے اور اس کی گمراہی کو جہالت کا نتیجہ قرار دیں گے۔ مگر اس کی بنا پر اس کو کافر نہ کہیں گے۔ مذکورہ تحقیق وتفصیل کے لئے ابن رشد الحفید کے رسالہ ''فصل المقال والکشف عن مناہج الادلہ'' کی مراجعت کیجئے۔ اس نے منطقی طرز پر ایسے گمراہ شخص کے متعلق ثابت کیا کہ ایسا مسلمان گمراہ اور ضرور جاہل ہے۔ مگر کافر نہیں۔'' (اکفار الملحدین ص ۸۱)

---

[1] مولانا محمد ادریس میرٹھی مترجم اکفار الملحدین عرض مرتب کے تحت لکھتے ہیں: (اکفار الملحدین) کے ترجمہ کو مطلب خیز بنانے کے لئے قوسین (بریکٹوں) کے درمیان کافی وضاحتوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ سہ بارہ کتاب سامنے رکھ کر تسہیل وتوضیح کا کام شروع کیا۔ (اس امر کا اطمینان کئے بغیر کہ عبارت کا جو مطلب میں سمجھ کر توضیح کر رہا ہوں یہی صاحب عبارت کا مطلب ہے؟ اور جس مقصد کی لئے کسی اقتباس کو پیش کیا ہے وہ وہی ہے جو میں نے سمجھا ہے کہ یہ اطمینان فراغت کے بعد حضرت شیخ کے علوم اور تصانیف سے مناسب ومزاولت رکھنے والے کسی صحیح معنی میں وسیع النظر عالم کو دکھلا کر کرلیا جائے گا) کہ اس کے سوا چارہ نہ تھا۔ اس توضیح وتسہیل اور حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے مقصد کی تعیین میں تو تمبیض سے بھی زیادہ مشکلات پیش آئیں اور وقت بھی زیادہ لگا۔ بہرحال بتوفیق اللہ تعالیٰ اس کٹھن کام سے فراغت کے بعد دیکھا تو وہ بعینہ (صاف شدہ) خود مسودہ (رف) بن کر محتاج تمبیض بن چکا تھا۔ لہٰذا پھر اصل کتاب کو سامنے رکھ کر نفس ترجمہ اور توضیحات پر نظر ثانی کی اور اس کو سہ بارہ صاف کیا اور ارادہ ہوا کہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ کو بغرض تصویب واصلاح پیش کروں، کیونکہ خادم کی نظر میں اس وقت روئے زمین پر امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے علوم ومعارف کا حامل و وارث اور ان کے انفاس طیبہ کا حافظ، علوم وفنون کے دقائق وغوامض پر حاوی اور ہر مسئلہ میں حضرت شیخ کی نہ صرف رائے وتحقیق بلکہ الفاظ و وقائع تک کا محافظ، جس کا علمی مزاج حضرت شیخ کے سانچے میں ڈالا ہو، بجز مولانا بنوری موصوف کے اور کوئی نہیں ہے (مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ) نے اصل کتاب سامنے رکھ کر بنظر اصلاح وترمیم بالاستیعاب دیکھنا شروع کیا۔ حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ کی ہدایت کے بموجب قوسین (بریکٹ) کے درمیان جو کئی کئی سطروں کی طویل عبارتیں یا ہر باب کے شروع میں تمہید یا آخر میں خلاصے تھے۔ ان سب کو حواشی از مترجم کی صورت میں تبدیل کر دیا۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اشاعت التوحید والسنہ کے صوبائی نائب امیر مولانا مفتی آیاز صاحب لکھتے ہیں کہ: ''دوسرے درجہ کے عقائد کی مثال میں عذاب قبر، ان کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے اگرچہ قابل اطمینان اور پکا ہے۔ لیکن ''ضروریات دین'' کے معیار کا نہیں۔ اس لئے کسی شبہ یا کسی تاویل کی بنیاد پر ان میں سے کسی چیز کا انکار کرنا اگرچہ سخت درجہ گمراہی ہے، لیکن اس کو کفر یا ارتداد نہیں کہا جا سکتا ہے۔'' (دین کامل یعنی مکمل نظام حیات ص ۸)

فرقہ پنج پیریہ کے مناظر اسلام خضر حیات بھکروی لکھتے ہیں کہ: ''مطلقاً عذاب وثواب مابعد الموت کا منکر عند الجمہور گمراہ ہے اور عند البعض کافر ہے۔'' (المسلک المنصور ص ۲۲، پہلا ایڈیشن، دوسرا ایڈیشن ص ۱۸)

مولانا محمد طیب طاہری صاحب فرماتے ہیں کہ: ''اپنی جماعت کی طرف سے دو نمائندے مقرر کرتا ہوں، دوسرا ترجمان اشاعت مولانا خضر حیات صاحب بھکروی ان کی جیت اور ہار میری اور میری جماعت کی جیت اور ہار ہوگی۔'' (ماہنامہ التوحید والسنۃ ج ۱۴ ش ۵ ص ۳۳)

اس کے برعکس مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''قیامت سے پہلے عذاب وثواب برحق ہے اور مطلقاً اس کا منکر جمہور کے نزدیک گمراہ اور کافر ہے۔'' (یک صفحی پمفلٹ)

قارئین کرام دیکھئے! فرقہ پنج پیریہ کے مناظر فرماتے ہیں کہ: ''مطلقاً عذاب قبر کا منکر جمہور کے نزدیک گمراہ ہے، کافر نہیں۔'' اور مفتی شریف صاحب کے ہاں ''مطلقاً عذاب قبر کا منکر جمہور کے نزدیک کافر ہے۔'' مفتی صاحب خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ہم کس کی مانیں آپ کی یا آپ کے مناظر کی؟

آپ خود ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں　　ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

کیا مسلمان کو کافر کہنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے؟

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں: تو مسلمان کو کافر کہنے والا خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (ص ۲)

مفتی صاحب! اب ہم ذیل میں آپ ہی کی جماعت کے علماء کی عبارات بطور الزام پیش کرتے ہیں کہ آپ ان کے متعلق کیا تبصرہ فرمائیں گے۔

۱...... مولانا طیب طاہری صاحب لکھتے ہیں کہ: ''ہمارے کرم فرما! انبیاء وشہداء کی حیات برزخیہ کا انکار فرماتے ہیں۔'' (مسلک الاکابر ص ۹)

سوال: مفتی صاحب! کیا یہ حیاتیوں پر جو سچے مسلمان ہیں کفر کا فتویٰ نہیں؟ کیونکہ حیات برزخی کا منکر کافر ہے۔ دیکھئے۔ (بدر منیر حاشیہ تفسیر بے نظیر ص ۱۶۲ از مولانا محمد حسین شاہ نیلوی صاحب پنج پیری)

سوال: مفتی صاحب! یہ سچ ہے یا جھوٹ اگر سچ ہے تو پھر نشان دہی کریں کہ کس عالم دین نے کون سی کتاب میں انبیاء علیہم السلام وشہداء کی حیات برزخیہ کا انکار کیا ہے؟

۲...... مفتی حسین شاہ نیلوی صاحب مولانا طاہر پنج پیری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: ''وہ مسئلہ حیات النبی ﷺ بعد از وفات النبی سماع عند القبر، استشفاع، توسل، وسیلہ اور سماع موتی وغیرہ مسائل میں ان کا مسلک بہت

(سابقہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ) مختصر مختصر توضیحی عبارتیں درمیان میں رہنے دیں۔ علاوہ ازیں جہاں جو لفظ یا فقرہ غیر مناسب تھا اس کو موصوف نے کاٹ دیا یا صحیح اور مناسب لفظ سے بدل دیا اور اس طرح حضرت استاذ رحمہ اللہ کے علوم کی حفاظت کا حق ادا فرمایا اور خادم کو سرخرو فرمایا۔ تب مطمئن ہو کر خادم نے کاتب کو لکھنے کے لئے مسودہ دینا شروع کیا۔ (اکفار الملحدین ص ۴۹، ۵۱)

راسخ تھا اور ان مسائل میں مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری کے ہمنواء تھے اور کسی کی پرواہ کئے بغیر قائلین سماع موتی کو کافر و مشرک سمجھتے تھے۔" (ناشر قرآن ص ۱۲۲)

۳...... سید عنایت اللہ صاحب قائلین سماع موتی اور قائلین حیات النبی ﷺ کو اپنی تقریروں میں لوئر کلاس مشرک کہا کرتے تھے۔ (نغمہ توحید ص ۱۸ رجب ۱۴۱۱ھ بحوالہ تعویذ المسلمین ص ۱۴)

۴...... بقول سید عنایت اللہ شاہ بخاری صاحب کے سماع کا قائل نص قطعی کا منکر ہے۔ (خس کم جہاں پاک ص ۷۴)

۵...... حضرت شاہ جی (عنایت اللہ شاہ بخاری) نے پہلے سالانہ توحید کنونشن میں طلباء کو خطاب کر کے فرمایا کہ شرک کی ابتداء مردوں کے سننے کے عقیدہ سے ہوتی ہے اور یہ ایسا عقیدہ ہے جسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صریح لفظوں میں شرک قرار دیا ہے۔ (ماہنامہ نغمہ توحید دسمبر ۱۹۹۵ء ص ۳۰)

اسی پہلے سالانہ توحیدی کنونشن میں حضرت الامیر محمد طیب طاہری امیر اشاعت التوحید والسنہ، قاضی عصمت اللہ امیر اشاعت التوحید والسنہ پنجاب، تنظیم طلباء اشاعۃ التوحید والسنہ کراچی ڈویژن کے امیر محب اللہ صاحب نوجوان خطیب حضرت مولانا احمد شعیب خان صاحب اور اشاعۃ التوحید والسنہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری موجود تھے۔

۶...... حضرت مولانا محمد افضل ضیاء صاحب (مرکزی نائب ناظم اعلیٰ) لالہ موسیٰ لکھتے ہیں کہ باتوں باتوں میں راقم الحروف نے ڈاکٹر صاحب کی توجہ قاضی زاہد الحسینی کی ایک تحریر کی طرف مبذول کرائی جس میں انہوں نے یہ تاثر دیا ہے کہ ایک بزرگ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک موئے مبارک تھا جب وہ بزرگ درود شریف پڑھتے تو موئے مبارک کھڑا ہو جاتا تھا گویا اس میں حیات تھی۔ ڈاکٹر انصاری فوراً بولے۔ یہ تو شرک ہے صریح شرک۔

مولانا محمد افضل ضیاء ڈاکٹر عبد الستار انصاری الوہابی کے کلام سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا خیال یہ ہے کہ: سماع موتی کا عقیدہ اگر صحیح ہے تو دنیا میں کوئی مشرک نہ ہوگا شرک کی ابتداء ہی اس عقیدے سے ہوتی ہے۔

گفتگو کے بعد مولانا محمد افضل ضیاء (مرکزی نائب ناظم اعلیٰ) لالہ موسیٰ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ ایسے حق گو افراد کو سلامت رکھے۔" (ماہنامہ نغمہ توحید اکتوبر ۱۹۹۷ء ص ۵۶)

ابوذکوان صاحب پنج پیری افضل ضیاء کو جماعت کا ساتھی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: "ہمارے پنجاب کے ساتھی افضل ضیاء صاحب۔" (دفاع حق ص ۸۷)

مولانا طیب طاہری صاحب امیر فرقہ پنج پیریہ لکھتے ہیں کہ: "حضرت خطیب اسلام مولانا علامہ سید عنایت اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ سرپرست اعلیٰ اشاعۃ التوحید والسنۃ۔" (مسلک الاکابر ص ۹)

<u>سوال</u>: مفتی صاحب عنایت اللہ شاہ بخاری اور مولانا طاہر وغیرہ قائلین سماع موتی کو جو سچے مسلمان ہیں، کافر مشرک کہنے سے دائرہ اسلام سے خارج ہوئے یا نہیں؟

۷...... مولانا شہاب الدین خالدی لکھتے ہیں کہ: "قرآن کریم کی نص قطعی کہ مردے نہیں سنتے، پر تمام علماء کا اجماع ہے قرآن کی نص قطعی اور اجماع امت کا منکر کافر ہے اور اس میں تاویل کرنے والا نہ اہل سنت ہے اور نہ دیوبندی ہے۔" (عقیدۃ الامت ص ۵۹)

۸...... نیز لکھتے ہیں کہ: ''مردے کے سننے کا عقیدہ ہمیشہ قبر پرستوں اور موحدوں کے درمیان اختلافی رہا ہے قبر پرست مردوں کے سننے کے قائل ہیں۔'' (عقیدۃ الامت ص ۵۹)

مولانا شہاب الدین خالدی کون ہیں

مولانا شہاب الدین خالدی کا تعلق جماعت اشاعت التوحید والسنہ سے ہے مندرجہ ذیل حوالہ جات دیکھئے۔

۱...... علماء اشاعۃ التوحید والسنۃ کی تصنیفی خدمات۔ (ص ۳۹)

۲...... ماہنامہ التوحید والسنۃ پنج پیر صوابی۔ (ج ۱۵ ش ۵ ص ۴۱)

۳...... ماہنامہ التوحید والسنۃ پنج پیر صوابی۔ (ج ۱۶ ش ۵ ص ۴۴)

۴...... ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی۔ (ج ۵۲ ش ۲ ص ۴۴)

۵...... ماہنامہ نغمۃ التوحید گجرات۔ (ج ۱۳ ش ۴، ۳ ص ۲۸)

علامہ سیوطی، مولانا جمیل احمد تھانوی، مولانا بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ پر مشرک ہونے کا فتویٰ

۹...... نیلوی صاحب پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''پھر علامہ سیوطی نے جو بات فرمائی ہے کہ مردوں کا ساری مخلوق کے کلام کو سننا بلا شبہ صحیح ہے۔ (سماع موتی ص ۱۷۴)

کیا آپ کو تسلیم ہے اگر تسلیم ہے تو آپ میں اور بریلوی میں کیا فرق ہے؟ اور حضرت شاہ صاحب کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں کہ شیخ سیوطی نے اس میں مطلب اور گر کی بات کی ہے۔ پھر بتائے کہ شرک اور کس بلا کا نام ہے ساری مخلوق کا کلام سننا تو خاصہ اللہ کا ہے پھر یہ شرک حضرت شاہ صاحب کے ذمے لگا دیا۔'' (نداء حق ج ۳ ص ۳۳۴)

نیز نیلوی صاحب پنج پیری لکھتے ہیں: مولوی بدر عالم کے علم سے مرعوب ہو کر بے چارے جمیل احمد تھانوی صاحب لکھ گئے سیوطی کی کتاب (الحاوی ج ۲ ص ۱۷۴) کا حوالہ دے کر شرک کو مزید منور کر دیا۔

سماع موتی کلام الحق معتقد جاءت به عندنا الآثار فی الکتب

یعنی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مردے تمام خلقت کی بات سنتے ہیں اس عقیدہ کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس کتابوں میں لکھے آثار اور احادیث آتی ہیں۔ (نداء حق ج ۳ ص ۳۳۵)

نیلوی صاحب کو یہ بات تسلیم ہے کہ علامہ سیوطی سماع موتی کے عقیدہ میں شرکیہ عقیدہ رکھتے ہیں اور مولوی بدر عالم پر بھی ناراض ہیں کہ اس نے فیض الباری میں حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحب سے سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے اس عقید کی تائید و تصویب نقل کر کے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذمے شرکیہ عقیدہ لگا کر ان کو شرک کی دلدل میں پھنسا دیا ہے۔ حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی ناراض ہیں کہ انہوں نے سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (الحاوی ج ۲ ص ۱۷۴) کے حوالے سے اس بات کو نقل کر کے شرک کو مزید منور کیا۔ (بحوالہ ضرب المهند علی القول المستند ص ۲۲۶)

غیر کی آنکھ کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

<u>سوال</u>: مفتی صاحب! کیا یہ مسلمانوں پر شرک و کفر کا فتویٰ نہیں ہے؟

۱۰...... کیا مولانا حسین علی، شیخ القرآن غلام اللہ خان، مولانا محمد نذر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ توہین ایوب علیہ السلام کے مرتکب ہیں؟

نیلوی صاحب نے توہین ایوب علیہ السلام کے عنوان کے تحت ''بدن میں کیڑے پڑنے کا قصہ بیان کیا ہے۔ دیکھئے۔'' (نداء حق جدید ج ۳ ص ۳۰۷)

اس واقعہ کے بیان کرنے میں مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ بھی ملوث ہیں۔ ملاحظہ ہو: ''اور ایوب علیہ السلام کا قصہ مختصر یہ ایک کتاب میں ہے کہ تمام لوگ مخالف ہوگئے، شہر سے باہر نکال دیا کہ ان کے دن میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ الخ!'' (بلغۃ الحیران ص ۲۸۷ بحوالہ اظہار الشین کی عبارات محمد حسین المعروف بہ قہر حق بر صاحب ندائے حق ص ۱۵۷، تالیف حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی رحمۃ اللہ علیہ)

مفتی صاحب! وضاحت فرمائیں کیا یہ مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر گستاخ اور کفر کا فتویٰ ہے یا نہیں؟ نیز اس تفسیر کے جامع مولانا نذر شاہ صاحب عباسی اور شیخ القرآن غلام اللہ خان صاحب کے بارے میں کیا فتویٰ صادر ہوگا؟

مفتی صاحب جواب دیتے وقت اپنے مناظر خضر حیات کی مندرجہ ذیل بات ذہن میں رکھئے۔ لکھتے ہیں کہ: ''گستاخ رسول کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہوتا ہے۔'' (اکابر کا باغی کون ص ۴۶)

امام اہل السنۃ سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ

دیکھئے (اکابر کا باغی کون ص ۱۸، ۱۹ از مولانا خضر حیات بھکروی، دوم تبلیغی جماعت کا اصل دشمن کون؟ ص ۳، از مولانا قمر زمان برادر مولانا عبدالوکیل)

مولانا عبدالوکیل صاحب پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''تو سب بھائیوں سے درخواست ہے۔ کتاب (تبلیغی جماعت کا اصل دشمن کون) دیکھئے۔'' (تحفۃ الاشاعت ص ۳۲۹ دوم ایڈیشن)

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب پر کفر کا فتویٰ

دیکھئے (اکابر کا باغی کون ص ۱۹، ۲۰، از مناظر فرقہ پنج پیریہ مولانا خضر حیات)

قائد خدام اہل السنہ قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ

دیکھئے (اکابر کا باغی کون، ص ۱۹، ۲۰۔ از مناظرہ پنج پیریہ مولانا خضر حیات)

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ

مولانا خان بادشاہ پنج پیری لکھتے ہیں: ''اور وہ جو علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے یہ تو اس نے بریلوی سے بھی اوپر پرواز کی کیونکہ وہ تو رسول اللہ کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں اور اس نے اولیاء کرام کو بھی حاضر اور ناظر سے موصوف کیا۔'' (الارشاد المفید ص ۲۸)

نیز لکھتے ہیں کہ: ''اگر بریلوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متعدد جگہ میں موجود ہونے کے لئے واقعات پیش کریں تو شرک بن جاتا ہے لیکن جمعیت (علماء اسلام) والے لکھ دیں تو وہ دیوبندیت کے رجسٹر میں داخل ہوا اور محدث بھی ہو یہ اگر تمہاری بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟'' (البرہان الجلی ص ۲۸)

خان بادشاہ کا شاگرد خاص اکبر حسین ناظم اعلیٰ جماعت اشاعت التوحید والسنہ الدوحہ قطر لکھتے ہیں کہ: ''اگر بریلوی ایسا کہیں تو اس سے مشرک قرار دیا جائے اگر خود یہ عقیدہ رکھیں تو وہ اہل السنۃ کا عقیدہ بن جاتا ہے۔''

(التقید الجوہری علی خرافات سردار جی طبع ۱۰

نیز لکھتے ہیں کہ: "اگر علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب اولیاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے تو یہ پکے مسلمان اور اہلسنت والجماعت بن جائے کیا یہ بریلویوں سے اوپر پرواز نہیں؟" (ایضاً ص ۱۶۸)

آگے لکھتے ہیں کہ: "حضرت شیخ نے جوفرمایا ہے کہ علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے بریلویوں سے بھی اوپر پرواز کی ہے وہ سوفی صد صحیح ہے۔" (ایضاً ص ۱۶۸)

احمد سعید خان ملتانی رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ

مولانا شہاب الدین خالدی پنج پیری صاحب لکھتے ہیں کہ" آپ (احمد سعید ملتانی) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کافر کہہ رہے ہیں الٰی مالانہایہ اس بناء پر آپ کو مسلمان نہیں سمجھتا۔" (عقیدۃ الامت ص ۵۶۷)

مفتی صاحب! ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے الزاماً بطور نمونہ کے چند عبارتیں آپ کے سامنے رکھ دیئے کہ آپ ان کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟ تفصیل پھر کبھی ان شاء اللہ!

سوال: مفتی صاحب آپ لکھتے ہیں کہ: "علماء دیوبند کے امین اور صحیح ترجمان جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے نام سے موسوم ہے۔" اب ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا علماء دیوبند میں سے کسی نے سماع موتیٰ کے قائلین پر شرک اور کفر کا فتویٰ دیا ہے؟

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ یوں فریاد ہم کرتے ۔۔۔ نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

حدیث "من قال لاخیہ کافر" کی توضیح وتشریح

مفتی شریف صاحب صغریٰ وکبریٰ کو ملا کر راقم اثیم کے متعلق لوگوں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لکھتے ہیں کہ: "(بشارت حسین صفدر) کے ہاں (معاذ اللہ) پنج پیری حضرات جو عذاب قبر کے منکر نہیں ہیں۔ عذاب قبر کے منکر قرار دیتے ہیں، حالانکہ عذاب قبر سے انکار کفر ہے تو مسلمان کو کافر کہنے والا خود دائرہ اسلام سے خارج ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو آدمی کسی دوسرے کو فسق یا کفر کی نسبت کرتا ہے۔ اگر یہ اس شخص میں نہ ہو تو یہ فسق وکفر اس آدمی پر واپس لوٹ آتے ہیں۔" (پمفلٹ ص ۲)

جواب: قارئین کرام! مفتی شریف صاحب نے حدیث کے ظاہری الفاظ کو دیکھ کر کفر (دائرہ اسلام سے خروج) کا فتویٰ لگایا ہے۔ اب اس حدیث میں کفر سے کیا مراد ہے، اس کی وضاحت اللہ کے فضل سے ذیل میں علماء کرام سے پیش کرتے ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ حدیث: "ما اکفر رجل رجلاً الاباء احدھما الخ!" نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ: "خلاصہ یہ کہ جس شخص کو کافر کہا گیا ہے اگر وہ واقعی میں کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ لیکن کفر کی جو تعریف بنص قرآن اوپر لکھی گئی ہے وہ بظاہر اس شخص پر منطبق نہیں ہوتی جس نے کسی کو بلا وجہ شرعی غلط طور پر کافر کہہ دیا۔ کیونکہ ایسا کہنے والے نے نہ خدا کی تکذیب کی اور نہ اس کے رسول کی، اس لئے بعض فقہاء نے اس کو محض تہدید وتخویف پر محمول کیا ہے جیسے ترک صلوٰۃ پر کفر کے الفاظ بطور تہدید کے آئے ہیں جن سے حقیقی کفر مراد نہیں اور مختصر مشکل الآثار میں (حسب منقول از اکفار الملحدین ص ۵۱) اور امام غزالی نے اپنی کتاب (ایثار الحق علی الخلق ص ۴۳۲) میں اس کا مطلب یہ قرار دیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے اس جگہ یہ مراد ہے کہ اس

کے عقائد وخیالات کفر ہیں تو اگر فی الواقع اس کے عقائد میں کوئی چیز کفر کی نہیں، بلکہ سب عقائد ایمان کے ہیں تو گویا ایمان کو کفر کہنا لازم آئے گا اور ایمان کو کفر کہنا بلاشبہ اللہ اور رسول کی تکذیب ہے۔ (جواہر الفقہ ج ۱ ص ۱۰۱ طبع جدید)

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ حدیث: ''اکفر الرجل اخاہ فقد باءبھا احدھما'' کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ: ''مگر اس حدیث پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ جو شخص تمام ضروریات دین کی تصدیق کرتا ہو اگر کسی مسلمان کو کافر کہہ دے تو یہ کہنا گناہ عملی تو ضرور ہے مگر کفر نہیں۔ کیونکہ اس نے کسی ضرورت دینیہ کا انکار نہیں کیا پھر اس پر کفر لوٹنے کا کیا مطلب ہے؟ اسی اشکال کی وجہ سے علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: ''ھذا الحدیث مما عدہ بعض العلماء من المشکلات من حیث ان ظاھرہ غیر مراد و ذالک ان مذھب اھل الحق انہ لا یکفر المسلم بالمعاصی کاالقتل والزنا و کذا قولہ لاخیہ کافر من غیر اعتقاد بطلان دین الاسلام''

(شرح صحیح مسلم للامام النووی ج ۱ ص ۵۷)

اسی اشکال کی بناء پر بعض علماء نے اس کو تہدید وتخویف پر محمول کیا ہے کہ کفر پر کفر لوٹنے سے حقیقی کفر مراد نہیں (بلکہ کفر دون کفر) مراد ہے جیسے ترک صلوٰۃ پر فقد کفر کے الفاظ بطور تہدید کے آئے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ ترک صلوٰۃ بھی ایک قسم کا کفر ہے یہ اور بات ہے کہ کفر کی اسی قسم سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

(درس مسلم ج ۱ ص ۲۱۵)

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی لکھتے ہیں کہ: لیکن جس شخص کو فاسق یا کافر کہا اور وہ حقیقت میں فاسق وکافر نہیں تو یہاں روایت میں فرمایا گیا کہ وہ کلمہ تکفیر کہنے والے کی طرف لوٹ آتا ہے، اس کے مختلف مطلب بیان کئے گئے ہیں۔

۱...... کہنے والے کی طرف لوٹ آنے کا ظاہری مطلب تو یہی ہے کہ وہ خود کافر ہو جائے گا۔ حالانکہ مسلمان کو کافر کہنے سے آدمی گناہ گار تو ضرور ہو جاتا ہے لیکن کافر نہیں ہوتا اس لئے اس کی ایک تو وہی مشہور تاویل کی گی کہ یہ حکم مستحیل کے لئے ہے یعنی جو شخص مسلمان کو گالی دینا حلال اور جائز سمجھتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (فتح الباری ج ۱۰ ص ۵۷۱، عمدۃ القاری ج ۲۲ ص ۱۲۳، ارشاد الساری ج ۱۳ ص ۶۴)

۲...... یہ زجر وتوبیخ پر محمول ہے، معنی حقیقی مراد نہیں۔ (فتح الباری ج ۱۰ ص ۵۷۱)

۳...... یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ اس جملے کا وبال اس پر آئے گا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر، علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''والحاصل ان المقول لہ وان کان کافرا کفرا شرعیاً فقد صدق القائل ذھب بھا المقول لہ وان لم یکن، رجعت للقائل معرۃ ذالک القول اثمہ وھو من اعدل الاجوبۃ'' (فتح الباری ج ۱۰ ص ۵۷۲)

یعنی جس شخص کو کافر کہا گیا وہ اگر واقعتاً کافر ہے پھر تو کہنے والا سچا ہے اور جس کے متعلق کہا گیا وہ اس کا مستحق ہے لیکن اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والے پر اس جملے کا وبال اور گناہ آئے گا۔ یہ اس حدیث کی سب سے اچھی توجیہ ہے۔ (کشف الباری عمانی صحیح البخاری کتاب الادب ص ۴۲۳، ۴۲۴)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ لکھتے ہیں کہ: کسی مسلمان کو کافر کہنا سخت گناہ ہے اور جو شخص ایسا کہے وہ فاسق ہے۔ (فتاویٰ عثمانی ج ۱ ص ۸۷)

سوال: کیا اکابر علماء دیوبند نے احمد رضا خان صاحب بریلوی کو تکفیر دیوبند کے بناء پر کافر کہا تھا۔

جھوٹ کس نے بولا ہے

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''اس رسالہ پر ایک تصویر بنائی گئی ہے جس میں اشاعت والوں کا ہاتھ عثمانیوں کے ہاتھ میں دے کر مماثلت ظاہر کی گئی ہے لیکن یہ ان کی ناقص ذہنیت کا نتیجہ ہے۔''

قارئین کرام! پہلے ہم عذاب قبر کے متعلق فرقہ عثمانیہ کا عقیدہ آپ کے سامنے رکھتے ہیں کہ آپ کو فیصلہ کرنا آسان ہو جائے۔

۱...... ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی لکھتے ہیں کہ: ''سوال وجواب عذاب ونعیم اس (زمینی) قبر کی نہیں بلکہ عالم برزخ کی چیز ہے۔'' (ایمان خالص دوسری قسط ص ۳۱)

۲...... فرقہ عثمانیہ کے ہاں دوزخ کا مقام اصلی قبر ہے۔ دیکھئے (عذاب برزخ ص ۳، ۱۲)

۳...... اب (جو شخص یہ کہے کہ) اسی (مردہ) پر قیامت تک دنیاوی قبر کے اندر عذاب یا راحت کا دور گزرتا ہے وہ بھی ایمان سے خالی ہے۔ (عذاب برزخ ص ۳۲)

۴...... دنیاوی قبر میں عذاب قبر کا اثبات حیات فی القبر کے ہم معنی اور قبر پرستی کے شرک کی اصل بنیاد ہے۔ (عذاب قبر ص ۳۳)

یہ کتاب فرقہ عثمانیہ کی طرف سے اس عقیدے پر لکھی گئی ہے کہ زمینی قبر میں خاکی جسم کو عذاب وثواب نہیں ہوتا۔

۵...... دنیوی قبر میں عذاب کا ماننا دراصل حیات فی القبر کے عقیدے کی تصدیق کرنا ہے جو کہ قبر پرست کے شرک کی بنیاد اور قرآن کا انکار ہے۔ (قبر پرستی کا شرک اور اس کی بنیاد ص ۱)

۶...... عذاب وراحت کا معاملہ اسی زمینی گڑھے میں ہوتا ہے تو یہ محض جہالت، ضد اور ہٹ دھرمی اور قرآن وحدیث کا صریح انکار ہے۔ (قبر پرستی کا شرک اور اس کی بنیاد ص ۱۷)

۷...... عذاب وراحت کا مقام برزخ ہے یہ زمینی گڑھا نہیں۔ (ایضاً ص ۲۹)

۸...... ابو انور جدون (محمدی گل) جس کا تعلق فرقہ عثمانیہ سے ہے لکھتے ہیں کہ: ''مردے ان دنیاوی قبروں میں قیامت سے پہلے زندہ نہیں ہو سکتے اور نہ ان کو یہاں عذاب وراحت کا احساس ہوتا ہے۔'' (جواب مبین ص ۲۰، ۲۱)

۹...... نیز لکھتے ہیں کہ: ''بے جان مردے عذاب وراحت کا احساس نہیں کر سکتے کیونکہ مردوں میں شعور اور روح نہیں ہوتی ہے۔'' (جواب مبین ص ۴۳)

۱۰...... آگے لکھتے ہیں کہ: ''مرنے والوں کو عذاب وراحت (آرام) یہاں ان زمینی گڑھوں (قبروں) میں نہیں الگ مقام برزخ میں ہوتا ہے۔'' (جواب مبین ص ۴۴)

۱۱...... نیز لکھتے ہیں کہ: ''یہ سوال وجواب اور راحت وعذاب اس دنیا اور دنیاوی بدن سے الگ دوسرے عالم کے معاملات ہیں۔'' (جواب مبین ص ۱۰۱، ناشر مسجد توحید آر، جی ریلوے کالونی توحید روڈ کیماڑی۔ کراچی)

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ فرقہ عثمانیہ اس زمینی قبر میں عذاب وثواب کے منکر ہے۔

فیصلہ اہل انصاف پر

قارئین کرام! آپ نے فرقہ عثمانیہ کا عقیدہ دیکھ لیا اب اس کے بعد عذاب قبر کے متعلق فرقہ پنج پیریہ کا

عقیدہ دیکھنے کے لئے بندہ عاجز کا رسالہ بنام ''فرقہ پنج پیریہ مماتیہ عذاب قبر کا منکر ہے'' دیکھئے اور اللہ کو حاضر و ناظر سمجھ کر فیصلہ کیجئے کہ جھوٹ کس نے بولا ہے اور ناقص ذہن کس کا ہے؟

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

کیا قلندر خیل میں نوجوانان اہل السنت والجماعت نہیں ہے؟

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''صاحب رسالہ نے اپنے آپ کو ناشر نوجوانان اہلسنت والجماعت گندف قلندر خیل ظاہر کیا ہے۔ حالانکہ قلندر خیل میں اس نام کی کوئی جماعت ہی نہیں ہے، جو سراسر جھوٹ ہے۔''

جواب: ہم مفتی شریف صاحب کے بارے میں حسن ظن اور خوش فہمی میں مبتلاء تھے کہ جماعت کے محقق اور مدرس عالم ہیں کوئی تو کام کی بات لکھیں گے لیکن اشتہار کو دیکھ کر ہماری خوش فہمی بالکل کافور ہوگئی۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو ایک قطرہ خون نکلا

محلہ قلندر خیل میں نوجوانان اہل السنت والجماعت موجود ہے۔ ذیل میں دیکھئے: حضرت مولانا گوہر رحمان صاحب مدظلہ (فاضل دارالعلوم کراچی) حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب مدظلہ، بشارت حسین، متعلم کامران صفدر وغیرہم۔

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ جھوٹ کون بول رہا ہے؟ ہم یا مفتی شریف صاحب!

جھوٹ کہنے سے جن کو عار نہیں ان کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں

اہل سنت والجماعت کون

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''صاحب رسالہ نے بزعم خود یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں اہلسنت والجماعت میں سے ہوں حالانکہ اہلسنت والجماعت کی جو تعریف ہے وہ بھی بحمد اللہ اشاعت والوں پر صادق آتی ہے نہ کہ صاحب رسالہ پر اور اس کے اتحادیوں پر۔''

جواب: مفتی شریف صاحب کا پہلا جھوٹ، کہ صاحب رسالہ پر اہل السنۃ والجماعت کی تعریف صادق نہیں آتی۔ حالانکہ بندہ عاجز کے تمام وہ عقائد ہیں جو اہلسنت والجماعت دیوبند کے ہیں۔ کوئی عقیدہ بھی ان کے خلاف نہیں۔

مفتی شریف صاحب کا دوسرا جھوٹ کہ اہل سنت والجماعت کی تعریف اشاعت والوں پر صادق آتی ہے، کیونکہ فرقہ پنج پیریہ مماتیہ عقیدہ حیات النبی ﷺ اور عذاب قبر میں اہل السنۃ والجماعت سے ہٹ کر ایک بدعتی عقیدہ رکھتا ہے، مفتی صاحب! ہم آپ کی تسلی کے لئے دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ نقل کرتے ہیں۔

فتویٰ دارالعلوم دیوبند

استفتاء: یہ عقیدہ رکھنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک علیین میں ہے، آپ کا قبر اور جسد مبارک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کی قبر پر درود و سلام پڑھا جائے تو پڑھنے والے کو ثواب ملتا ہے لیکن آپ سنتے نہیں۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنا صحیح ہے کہ نہیں اور غلط ہونے کی صورت میں بدعت سیئہ ہے یا نہیں؟ اور ایسے عقیدے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا!

الجواب: آنحضرت ﷺ اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود اور حیات ہیں آپ ﷺ کے مزار پر پاس

کھڑے ہو کر جو سلام کرتا ہے اور درود پڑھتا ہے آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ ہمارے کان نہیں کہ ہم سنیں۔ آپ ﷺ اپنے مزار میں حیات ہیں، مزار مبارک کے ساتھ آپ کا خصوصی تعلق بجسدہ وروحہ موجود ہے جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔ وہ بدعتی ہے خراب عقیدہ والا ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے یہ عقیدہ صحیح نہیں ہے حدیث میں آتا ہے: ''ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء (الحدیث) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علیّ من بعید اعلمتہ رواہ ابو الشیخ وسندہ جید (القول البدیع ص ۱۱۶) عن انس قال قال رسول اللہ الانبیاء علیہم السلام احیاء فی قبورھم یصلون۔ ابن عدی والبیھقی وغیرھما (شفاء السقام ص ۱۳۴)''

دو حدیثیں نقل کر دی ہیں اس باب میں بکثرت احادیث وارد ہیں جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور جو انکار کرتا ہے بدعتی اور خارج اہل السنۃ والجماعت ہے۔ غرض پڑھنے والے کو ثواب بھی پہنچتا ہے اور مزار مبارک کے قریب پڑھنے سے آپ سنتے بھی ہیں اور اپنے مزار مبارک میں بجسدہٖ موجود ہیں اور حیات ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

کتبہ: السید مہدی حسن مفتی دار العلوم دیوبند

۱۳/۵/۱۳۷۶ھ

الجواب الصحیح: جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۲۱ رشوال ۱۳۷۶ھ اجاب المجیب واجاد محمد ضیاء الحق کان اللہ لہ مدرسہ جامعہ اشرفیہ لاہور۔ الجواب صواب محمد رسول خان عفا اللہ عنہ۔

راقم اثیم (امام اہل السنۃ شیخ الحدیث سرفراز خان صفدر) سے بھی اس فتویٰ پر جواب طلب کیا گیا تو راقم نے بھی اس پر الجواب صحیح لکھا خود فرمائیں کہ دار العلوم دیوبند کے جناب صدر مفتی صاحب مرحوم ومغفور اور حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی اور استاد الکل حضرت مولانا محمد رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا عقیدہ رکھنے والے کو اہل السنۃ والجماعت سے خارج اور بدعتی قرار دیا ہے اور تصریح فرمائی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ (بحوالہ تسکین الصدور ص ۴۹، ۵۰)

اس لئے ہم کہتے ہیں کہ فرقہ پنج پیریہ نہ دیوبندی ہے اور نہ اہل السنۃ والجماعت بلکہ ایک بدعتی جماعت ہے۔

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ دار العلوم دیوبند کے فتوے کے رو سے فرقہ پنج پیریہ اہل السنۃ والجماعت سے خارج اور بدعتی ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

مفتی صاحب! اگر واقعی فرقہ پنج پیریہ علماء دیوبند کا امین اور صحیح ترجمان ہے تو پھر علماء دیوبند کے فتوے کو مان لے ورنہ ''ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور'' کا مصداق بنے۔

اگر تم وفادار ہو، وفا کرکے دکھاؤ کہنے کی وفا اور ہے کرنے کی وفا اور

مفتی صاحب نے جو ابن کثیر کی عبارت نقل کی ہے وہ اہل السنت والجماعت کی تعریف نہیں بلکہ اہلسنت والجماعت کا بدعت کے متعلق قول ہے۔

سوالات

سوال نمبر ۱: اہلسنت والجماعت میں دخول اور خروج کے لئے معیار کیا ہے؟

سوال نمبر ۲: قائلین سماع عند قبر النبی ﷺ اہلسنت والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟ کیونکہ آپ کے ہاں صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ سماع عند القبر کے منکر ہیں۔ (تبیین الحق ص ۱۳، از مولانا محمد زماں پنج پیری)

سوال نمبر ۳: سماع موتی کے قائلین اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟ کیونکہ آپ کے نزدیک سب صحابہ متفق ہیں کہ مردے نہیں سنتے۔ دیکھئے (عقیدۃ الامت ص ۶۰، شہاب الدین خالدی)

سوال نمبر ۴: جو شخص مرنے کے بعد انبیاء علیہم السلام کو عالم برزخ میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ مانے وہ اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۵: استشفاع عند قبر النبی ﷺ کے قائلین اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۶: توسل بذوات فاضلہ کے قائلین اہلسنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۷: اعادہ روح کے قائلین اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۸: سماع موتی کے قائلین پر شرک وکفر کے فتوے لگانے والے اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۹: فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا کے قائلین اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

کیونکہ مولانا خان بادشاہ صاحب کے ہاں فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا بدعت ہے۔ (دیکھئے: الارشاد المفید)

سوال نمبر ۱۰: مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''تلقین بعد الدفن حنفیہ کے نزدیک معمول ومتوارث نہیں اور حنفیہ کے اصول کے ساتھ یہی موافق ہے لیکن چونکہ کوئی دلیل حرمت یا کراہیت نہیں ہے اس لئے متاخرین حنفیہ نے منع نہیں کیا اور یہی مسلک کہ عمل نہ کیا جائے اور کرنے والے کو ملامت نہ کی جائے، راجح ہے۔''

(کفایت المفتی ج ۴ ص ۶۷ بحوالہ ندائے حق ج ۳ ص ۲۲۶)

اس کی وجہ سے مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱: پندرہ شعبان کے روزے کو مستحب کہنے والے اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۲: ختنے کی دعوت کو جائز اور مستحب کہنے والے اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۳: عرض اعمال کے قائلین اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۴: امام اہل السنۃ والجماعت شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ اہل السنۃ والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟ جواب دیتے وقت مندرجہ ذیل بات کا خیال رکھنا۔

فرقہ پنج پیریہ کے مفتی منیر شاکر صاحب لکھتے ہیں کہ: ''ترجمان دیوبند شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم۔'' (الفرقان بین الرحمن وعبادۃ الشیطان ص ۱۶۶)

نیز لکھتے ہیں کہ: ''امام اہل السنۃ والجماعت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتہم''

(الفرقان ص ۱۷۲)

مفتی منیر شاکر صاحب کا تعلق فرقہ پنج پیریہ کے ساتھ ہے۔ (علماء اشاعت التوحید والسنۃ کی تصنیفی خدمات ص ۲۷)

کون کس کے ساتھ ہے

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''اب بھی آپ ان لوگوں کی زیر صدارت اور زیر سرپرستی جلسے وغیرہ کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں جو سنتوں اور جنازے کے بعد اجتماعی کرتے ہیں جو کہ بالاتفاق بدعت ہے۔'' الخ! (پمفلٹ)

جواب: مفتی صاحب! ہم آپ کو آئینے کا دوسرا رخ دکھاتے ہیں۔ دیکھئے جمعیت علماء اسلام (س) کے قائد شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک (جامعہ حقانیہ کے مہتمم) اجتماع (پنج پیر) کے دوسرے دن ۲/اپریل کو نماز مغرب سے کچھ دیر پہلے تشریف لائے۔ مولانا عرفان الحق صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے ان کی آمد پر حاضرین نے پرجوش نعرے لگائے انہوں نے مغرب کی نماز پڑھائی اور پھر سٹیج پر تشریف لا کر تفصیلی خطاب کرتے ہوئے موجودہ ملکی صورتحال پر اظہار خیال فرمایا۔ (ماہنامہ التوحید والسنۃ ج ۱۴ ش ۵ ص ۸)

قارئین کرام! دارالعلوم حقانیہ کے متعلق یہ لوگ کیا نظریہ رکھتے ہیں دیکھئے مولانا خان بادشاہ لکھتے ہیں:

''(۱) فضل الرحمن گروپ (۲) سمیع الحق گروپ، ان دونوں کا تو دینی مسائل سے کام نہیں یہ تو کرسی والے ہیں۔''

(التقید الجوہری علی خرافات سردار جی ص ۴۳)

نیز لکھتے ہیں: ''دارالعلوم حقانیہ میں سوائے بدعات کے اور کچھ نہیں تھا اور مہتمم حضرات یہ بات برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کی مدارس میں رد بدعات ہوں۔'' (ایضا ص ۵۴)

اگلے صفحہ پر لکھتے ہیں: ''اکوڑہ خٹک بدعات کا مرکز ہے۔'' (ایضا ص ۵۵)

جامعہ حقانیہ کے علماء کے متعلق لکھتے ہیں: ''یہ سب بدعات کے ملوث تھے۔'' (ایضا ص ۵۶)

مفتی صاحب! ان سب باتوں کے باوجود حاضرین نے پرجوش نعرے لگائے اور ان کے پیچھے آپ کے اکابر واصاغر نے نماز پڑھ لی۔ مفتی صاحب! ان کے بارے میں کچھ فرمائیں گے یا خاموش تماشائی بن کر ''الساکت عن الحق شیطان اخرس'' کی مصداق بنیں گے۔

جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان کے مرکز دارالعلوم تعلیم القرآن میں مؤرخہ ۲۲/صفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۷/جنوری ۲۰۱۱ء بروز جمعرات مہتمم دارالعلوم جانشین شیخ القرآن حضرت مولانا اشرف علی زید مجدہ کی زیر صدارت ایک عظیم الشان باوقار مذہبی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب سعید کے مہمان خصوصی دارالعلوم تعلیم القرآن کے ایک قابل فخر سپوت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ کے مایہ ناز تلمیذ ارشد وطن عزیز کے ایک بلند پایہ نامور عالم ربانی عظیم مذہبی سکالر حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مدظلہ شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تھے۔ (ماہنامہ تعلیم القرآن ج ۵۰ ش ۲ ص ۴۳)

جماعت اسلامی اور فرقہ پنج پیریہ

۱...... ''اجتماع پنج پیر ۲۰۱۲ء کے موقع پر جماعت اسلامی کے امیر پروفیسر ابراہیم صاحب اور جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی شبیر احمد صاحب تشریف لائے اور شرکاء سے خطاب کیا۔'' (آواز و پیغام حق ص ۵)

۲...... ''اجتماع پنج پیر ۲۰۱۳ء کے موقع پر جماعت اسلامی کی مرکزی اور صوبائی قیادت اجتماع گاہ تشریف لائے تو ان کو تقاریر کا موقع دیا گیا صوبائی امیر جماعت اسلامی پروفیسر ابراہیم اور نائب مرکزی امیر سراج الحق صاحب نے خطاب کیا۔ مولانا سید منور حسن کو دعوت خطاب سے پہلے شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری نے جماعت اسلامی کے قائدین کی اجتماع میں شرکت پر خوش آمدید کے لئے تشریف لائے اور موجودہ حالات میں اتحاد و اتفاق کے بارے میں مختصر بیان فرمایا بعد میں جماعت اسلامی کے امیر مرکز یہ جناب سید منور حسن صاحب نے خطاب کیا۔''

(ماہنامہ التوحید والسنہ ج ۱۶ ش ۴ ص ۱۰)


اُمید عوام کی
جلسہ اسلامی انقلاب
خصوصی خطاب
مولانا طیب طاہری صاحب
شبیر احمد خان
معراج الدین خان
PK-15
5

فرقہ مماتیہ کو آئینہ دکھایا تو برامان گئے 45

([illegible]) روزنامہ ایکسپریس پشاور منگل ۲۳ اپریل ۲۰۱۳ء شائع ہوا دیکھئے



مولانا محمد طیب طاہری صاحب جماعت اسلامی کے جلسے میں خطاب کر رہے ہیں مفتی صاحب ان پر بھی کچھ عرض کریں گے یا صرف بندہ عاجز ہی گناہ گار ہے۔

جماعت الدعوۃ: اجتماع پنج پیر ۲۰۱۲ء کے موقع پر جماعۃ الدعوۃ کے یعقوب شیخ صاحب نے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ (آواز و پیغام حق ص ۸)

مولانا طیب طاہری نے اتحاد العلماء کانفرنس بمقام مرکز اسلامی پشاور میں بتاریخ ۲۵ راپریل ۲۰۱۳ء بروز جمعرات فرمایا: محترم سامعین! جماعت اسلامی کے قائدین اور جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کے ساتھیو یہ پروگرام اتحاد العلماء کی زیر نگرانی منعقد کیا گیا ہے۔ اس میں ہم کثیر تعداد میں اس لئے جمع ہیں کہ ہم یہ سوچیں کہ اس ملک میں امن اور خوشحالی کیسے آئی گی اور دین اسلام کیسے ہوگی۔ ہم نے عملی سیاسی میدان میں اب تک حصہ نہیں لیا تھا لیکن ہم نے سوچا کہ انفرادی ووٹ کا کوئی فائدہ نہیں نکلتا، جماعتیں اور تنظیمیں تو بہت سی ہیں جن کا ہدف دنیا کا حصول اپنے آقاؤں امریکہ یا روس کو خوش کرنا ہے لیکن ہمیں ایسی جماعت چاہئے جو دولت پر نہ بکے۔ ہم نے جماعت کے ساتھی جمع کئے اور مشورہ کیا کہ ہمیں ایک ایسے فریق کی ضرورت ہے کہ جس کے ساتھ ہم مل کر اسلام اور پاکستان کی خدمت کر سکیں۔ اس لئے میں نے جماعت اسلامی کے ساتھ اتحاد کیا۔ میری امید ہے کہ جماعت اسلامی نے جس طرح پہلے آواز اٹھائی ہے۔ اسی طرح پھر بھی اسلام اور مسلمان کی عزت کی آواز اٹھائے گی اور اس ملک وقوم کی عزت اور خیر خواہی چاہئے گی۔ امن خوشحالی اور اسلام کی عزت کے لئے میں اور میرے ساتھی ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔ ان شاء اللہ! (ماہنامہ التوحید والسنۃ پنج پیر صوابی ج ۱۶ ش ۵ ص ۳ تا ۶)

غیر مقلد عبد السلام رستمی کی دار القرآن پنج پیر میں آمد

مفتی نور الحق ابراہیم زئی پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''لہٰذا شیخ عبد السلام صاحب چند دن بعد جب ان کی طبیعت سنبھل گئی تو اطلاع فرمائی کہ میں اپنے چند ساتھیوں سمیت ۱۳ رمئی کو آ رہا ہوں اور پھر ۱۳ رمئی کو شیخ عبد السلام صاحبان اپنے برخورداران مولانا ابو سعید، مولانا عبد البصیر اور دیگر کے ہمراہ دار القرآن پنج پیر تشریف لائے۔ اس موقع پر اشاعۃ التوحید والسنۃ کے بزرگ علماء کرام جماعتی احباب اور اراکین جمع تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں کارکنان، طلبہ اور علماء کرام، شیخ القرآن مولانا محمد طیب صاحب کے ایک اشارے پر دار القرآن پنج پیر پہنچ گئے تھے جس کی وجہ سے یہ ملاقات ایک بڑے اجتماع کی شکل اختیار کر گئی۔ شیخ التفسیر مولانا سعید الرحمن (خطیب اوگی مانسہرہ) مفتی سراج الدین، شیخ غلام حبیب صاحب، شیخ الحدیث مولانا عبد الجبار صاحب وغیرہ کے مختصر بیانات ہوئے۔ آخر میں شیخ عبد السلام صاحب کو خطاب کی دعوت دی گئی۔'' (ماہنامہ التوحید والسنۃ پنج پیر صوابی ج ۱۳ ش ۶ ص ۳، ۴)

طیب طاہری صاحب نے فرمایا: ''ہمارے اور شیخ عبد السلام کے درمیان اگرچہ کافی عرصہ سے جدائی چلی آ رہی تھی لیکن اس کے باوجود ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے احترام اور محبت پہلے کی طرح برقرار تھی، اسی محبت اور تعلق کی بناء پر آج ہم سب یہاں جمع ہیں۔'' (ایضاً ص ۵)

سرپرست اشاعۃ التوحید والسنۃ عنایت اللہ شاہ بخاری کا بریلوی شیخ الحدیث کی رسم قل میں شرکت

اخبار جنگ راولپنڈی ۴ر ستمبر ۱۹۸۱ء میں ہے کہ: ''شیخ الحدیث سید احمد شاہ کی رسم قل میں ممتاز علماء کی شرکت، گجرات ۳ر ستمبر (نمائندہ جنگ) یہاں مسجد حاجی پیر بخش میں شیخ الحدیث الحاج سید احمد شاہ کی رسم قل نہایت عقیدت اور احترام کے ساتھ منائی گئی ملک کے نامور علماء کرام اور مشائخ عظام اور سیاسی و مذہبی حلقوں نے ان کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کیا اور حاجی صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الحدیث ایک بلند پایہ عالم دین اور روحانی پیشوا تھے ان کی ساری عمر تبلیغ میں گزری پنجاب بھر کے ہزاروں فرزندان توحید کے علاوہ دیگر مکاتیب فکر کے لوگوں نے بھی رسم قل میں شرکت کی اور ان کے لئے دعاء مغفرت کی۔ ان افراد میں مفتی محمد حسین نعیمی لاہور اسلامی مشاورتی کونسل کے ممبر محمود احمد رضوی، جماعت اہل سنت کے ناظم حاجی فضل کریم، دیوبند فکر کے ممتاز عالم دین سید عنایت اللہ شاہ بخاری، چوہدری فضل الٰہی سابق صدر پاکستان، علامہ محمد یعقوب اور دیگر افراد شامل ہیں۔'' (بحوالہ ضرب المہند علی القول المسند ص ۲۶)

نوٹ: یہ حوالہ آپ کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا گیا ہے۔

عنایت اللہ شاہ بخاری صاحب کا جلسہ یوم علی رضی اللہ عنہ میں حاضری

''حضرت شاہ صاحب انجمن سادات ضلع گجرات کے زیر اہتمام یوم علی رضی اللہ عنہ پر منعقد ہونے والے جلسہ میں شرکت کر کے خطاب فرمایا۔ دیکھئے جنگ اخبار راولپنڈی ۵ر ستمبر ۱۹۷۵ھ یہ یاد رہے کہ اس انجمن سادات کا بانی ٹیکسلا کا ایک رافضی تھا جس کے حکم کے تحت یہ یوم علی کا جلسہ منعقد کیا جارہا تھا۔'' (بحوالہ ضرب المہند علی قول المسند ص ۳۶)

نوٹ: اخبار کا عکس دیکھنے کے لئے دیکھئے: (ضرب المہند علی القول المسند ص ۳۷)

حضرت عبدالرحمن صاحب مدظلہ اور حافظ گل ضمیر صاحب جو آپ کی جماعت کی طرف سے جمعرات کے دن مسجد قلندر خیل میں درس کے لئے مقرر ہیں۔ ایک دو دفعہ مولانا طارق صاحب پنج پیری کو بھی مسجد قلندر خیل میں نماز پڑھتے دیکھا گیا۔ حضرت مفتی سلیم صاحب بھی حضرت مولانا لیاقت صاحب کے اقتداء میں نماز کی فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ ماسٹر سلیمان صاحب بھی ''ڈھکی مسجد'' میں نماز پڑھتے ہیں۔

مفتی صاحب! یہ چند اسماء بطور نمونہ کے ذکر کر دیئے کہ آپ ان پر کیا تبصرہ فرمائیں گے۔

دیوبندی کون ہیں؟

حضرت مولانا شہاب الدین خالدی صاحب پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''دیوبندی وہی ہے جو علماء دیوبند کے مسلک کو قبول کرتا ہے اور اس کو بیان کرتا ہے۔'' (عقیدۃ الامت ص ۳۹۷)

نیز لکھتے ہیں کہ: ''جو لوگ علماء دیوبند کثر اللہ سوادہم کے نظریہ کو نہیں مانتے وہ دیوبندی نہیں۔'' (ایضاً ص ۳۹۶)

مفتی صاحب! آپ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ میں مسلک دیوبند کے نظریہ کو نہیں مانتے۔ لہٰذا آپ یعنی پنج پیری حضرات دیوبندی نہیں۔

خطیب اسلام، یادگار سلف، مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیو بند لکھتے ہیں کہ: ''احقر اور احقر کے مشائخ کا مسلک وہی ہے جو المہند وغیرہ میں بالتفصیل مرقوم ہے یعنی برزخ میں جناب رسول اللہ ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام بجسد عنصری زندہ ہیں جو حضرات اس کے خلاف ہیں وہ اس مسئلہ میں دیو بند کے مسلک سے ہٹے ہوئے ہیں۔'' (بحوالہ رحمت کائنات ﷺ ص ۳۲)

فرقہ پنج پیریہ کے مناظر حضرت مولانا قاری چن صاحب فرماتے ہیں کہ: ''عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق فیصلہ ۱۹۶۲ء پر ہم متفق ہیں جو اس فیصلے کی پابندی نہ کرے گا، دیو بندیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔''
(قاری چن صاحب اور حافظ نثار احمد الحسینی صاحب کے مابین طے ہونے والا ضابطہ اخلاق ص ۳ ناشر نوجوانان توحید وسنت حضرو ضلع اٹک)

اسی قاری چن صاحب کو فرقہ پنج پیریہ کے مناظر خضر حیات بھکروی درجہ ذیل القابات سے نوازتے ہیں:
''سلطان المناظرین جرنیل توحید وسنت، استاد الحدیث والتفسیر حضرت مولانا قاری چن صاحب'' (شواہد التوحید ص ۲۴)

مفتی صاحب! ہم نے آپ کے گھر کی شہادت آپ کے سامنے رکھ دی۔ اب آپ کی مرضی ہے قبول فرمالیں یا رد کریں:

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

مولانا طیب طاہری صاحب امیر فرقہ پنج پیریہ کی عبارت پر تبصرہ

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''اسی کتاب (مسلک الاکابر) کے (ص ۷۲) پر شیخ القرآن صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں کہ یہ ساری بحث قبر شرعی کی ہے۔ جسے عرف عام میں برزخ کہا جاتا ہے اور جہاں پر روح کو ایک دوسرا جسم دیا جاتا ہے جسے جسم مثالی کہتے ہیں اور اسی کے ساتھ اسے عذاب وثواب ہوتا ہے البتہ دنیاوی یا عرفی قبر اور جسد عنصری کے ساتھ بھی عذاب وثواب کا ایک تعلق ہے لیکن ہم اس تعلق کی حقیقت اور کیفیت کو نہیں جانتے۔'' (پمفلٹ ص ۴)

وہ آگے آگے وصل کا اقرار ساتھ ساتھ
میں پیچھے پیچھے سر پہ ہوں بستر لئے ہوئے

مندرجہ بالا عبارت کی مولانا طیب طاہری امیر فرقہ پنج پیریہ کی طرف سے وضاحت

مولانا محمد طیب طاہری پنج پیری ایک خط بنام حافظ منظور الحق صاحب میں لکھتے ہیں کہ: ''مسلک اکابر کی عبارت سے جو مراد لیا گیا ہے ایسا نہیں بلکہ قبر میں بدن کے ساتھ روح کا کوئی تعلق نہیں۔ البتہ عذاب صرف بدن کو دیا جاتا ہے یا صرف روح کو یا دونوں کو اس میں تین اقوال ہیں راجح یہ کہ دونوں کو کیونکہ گناہ صرف روح نے نہیں کیا اور نہ بدن نے اب جب روح اور بدن دونوں گناہ میں شریک تھے تو سزا میں بھی شریک ہوں گے۔ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مثال (فیض الباری ج ۴ ص ۱۱۵) میں اعمٰی اور اعرج کا پیش کیا ہے۔ مطالعہ کیجئے۔ بعض مقامات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ صرف روح کو ہے جیسا کہ: ''يفسح له سبعين في سبعين'' وغیرہ اور بعض مقامات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عذاب بدن کے لئے ہے۔ جیسا کہ بخاری میں کئی جگہ یہ روایت ہے اور (ابوداؤد ج ۱ ص ۴) پر ''مر على قبرين'' اب اس کا یہی مطلب ہرگز نہیں کہ روح کا تعلق بدن کے ساتھ ہے اور عذاب کی کیفیت اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بدن کو تعلق روح کے بغیر عذاب کیسے دیتا ہے؟'' (بحوالہ مکتوب سلیم طبع دوم ص ۹۸ تا ۹۹)

مفتی شریف صاحب کتاب ''مسلک الاکابر'' کے متعلق رقمطراز ہیں کہ: ''ہمارے جماعت کا ترجمان کتاب ''مسلک الاکابر فی تحقیق الحیوۃ و عدم السماع لاھل المقابر'' (پمفلٹ ص ۴)

سوال: کن دلائل کے بنیاد پر جسد عنصری کا قول کیا ہے؟ کیونکہ صاحب تفسیر جواہر القرآن لکھتے ہیں کہ:

''کیونکہ برزخ عالم غیب کی چیز ہے اس لئے اس برزخی حیات کی کیفیت کے بارے میں عقل وفکر رائے وقیاس سے کچھ کہنے کا کسی کو کوئی حق نہیں اور نہ ہی اس معاملہ میں نصوص کتاب وسنت سے جو کچھ ثابت ہو اس سے تجاوز کرنا جائز ہے۔'' (بحوالہ ندائے حق ج ا ص ۶۲۶)

جواب دیتے وقت مندرجہ ذیل عبارات کو مدنظر رکھئے:

ا...... مولانا شہاب الدین خالد پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''قرآن وسنت صحیح میں جسم عنصری یا اس کے ذروں کو عذاب کا ذکر نہیں ہے۔'' (عقائد علماء اسلام ص ۱۱۷)

۲...... حضرت مولانا محمد امیر بندیالوی پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''جس عذاب وثواب کا ذکر نصوص یا احادیث وآثار میں آتا ہے دراصل اس کی محل روح ہی ہے۔'' (الاقوال المرضیہ فی احوال البرزخیہ ص ۱۴)

۳...... مولانا حسین نیلوی پنج پیری صاحب لکھتے ہیں کہ: ''بہت سے محققین کاملین کا یہی قول ہے کہ بدن عنصری کو ثواب وعذاب ممکن ہے مگر خلاف واقع اور مشاہدہ اور خلاف شرع ہے۔'' (ندائے حق ج ا ص ۳۱۱)

۴...... نیز علامہ نیلوی صاحب پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''تعجب ہے کہ صاحب تسکین سوال نکیرین وتعذیب وتنعیم کے لئے جسد عنصری کہتے ہیں حالانکہ علماء سلف وخلف میں سے کسی نے جسد کے ساتھ عنصری کا لفظ نہیں بڑھایا۔''

(ندائے حق ج ا ص ۷۰۱)

۵...... نیز نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''روح مع الجسد کو حیات حاصل ہے اب وہ جسد عنصری ہے یا مثالی، پہلی بات کے محققین قائل نہیں اور جو بچارے قائل ہیں مصیبت میں پھنس گئے۔ معتزلہ کو جواب دینے میں طرح طرح کی قلابازیاں کھائیں۔ مگر صحیح جواب نہ بن سکا۔'' (ندائے حق ج ا ص ۲۹۷)

سلطان عشق کی یہی فتح وشکست ہے
یا ہاتھ توڑے جائے گے یا کھولیں گے نقاب

۶...... حضرت مولانا امیر عبداللہ پنج پیری صاحب لکھتے ہیں کہ: ''کلما نضجت جلودھم بدلنھم جلودا غیر ھا لیدوقوا العذاب (النساء:۵۶) جب ان کے چمڑے جل جائیں گے تو ہم ان چمڑوں کے علاوہ اور چمڑے تبدیل کردیں گے تاکہ عذاب چکھے اس آیت سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ عذاب صرف روح کو ہوتا ہے جسم میں احساس عذاب نہیں۔'' (اعلان حق ص ۷۷ شعبہ نشر واشاعت نوجوانان توحید وسنت ڈیرہ اسماعیل خان)

سوال: مفتی شریف صاحب! کیا آپ کے پنج پیری عالم دین مولانا امیر عبداللہ صاحب نے قرآن پر افتراء کی ہے اور ''ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا'' الایۃ کا مصداق ٹھہرے ہیں یا آپ کے امیر مولانا محمد طیب طاہری نے قرآن کے خلاف کر کے جہالت کا ثبوت دیا ہے؟

قرآن تو نہ سمجھے اس میں قصور کس کا
اپنی عقل پہ رونا اپنا نصیب پیٹ

مفتی صاحب! مولانا طیب طاہری صاحب نے مرنے کے بعد جسد عنصری کو عذاب وثواب تسلیم کیا ہے۔

اب ہمارا سوال یہ ہے کہ جسد عنصری کا یہ عذاب وثواب برزخی ہے یا نہیں؟

<u>سوال</u>: زمینی قبر برزخ کا حصہ ہے یا نہیں؟

<u>سوال</u>: برزخ زمانے کا نام ہے یا مکان کا وضاحت فرمائیں؟

مفتی صاحب! جسد عنصری کے تنعیم و تعذیب کے قول کرنے سے یہ لازم آئے گا کہ اس زمینی قبر میں عذاب وثواب ہوتا ہے۔ کیونکہ جسد عنصری اکثر اس زمینی قبر میں ہوتا ہے حالانکہ فرقہ پنج پیریہ، مماتیہ، اشاعتیہ کے مندرجہ ذیل علماء فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد جب عذاب وثواب کی نسبت قبر کی طرف ہو تو اس سے مراد زمینی قبر نہیں ہوتی۔

۱...... حضرت شہاب الدین خالدی پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''عذاب اس قبر میں نہیں ہوتا اور نہ ہی اس جسم کو ہوتا ہے۔'' (عقائد علماء اسلام ص ۲۴۵)

۲...... نیز لکھتے ہیں کہ: ''عذاب وثواب والی یہ زمینی قبر نہیں ہے۔'' (عقائد علماء اسلام ص ۱۳۶)

۳...... اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ: ''زمین والی قبر عذاب وثواب والی شرعی قبر نہیں ہے کہ جس میں انسانوں کو ثواب و عذاب ہوتا ہے۔'' (عقیدۃ الامت فی عدم السماع المیت ص ۱۸)

۴...... نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''قبر سے مراد (عذاب وثواب قبر کی بحث میں) گڑھا نہیں کہ مردہ کو جس میں سے گور کرتے ہیں۔'' (ندائے حق ج ۱ ص ۵۶)

۵...... نیز لکھتے ہیں کہ: ''جب عذاب وثواب کی نسبت قبر کی طرف ہو تو اس وقت کبھی گڑھا مراد نہیں ہوتا۔'' (القول المرعی فی القبر الشرعی ص ۱۳۵)

۶...... ڈاکٹر امین الحق پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''قبر جس کو تنعیم یا تعذیب منسوب ہو اس سے مراد عالم برزخ میں ہر کسی روح کا مستقر ہے قبر سے سطح زمین پر کھدا ہوا گڑھا مراد لینا شرعاً وعقلاً خلاف واقعہ ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۱)

۷...... مفتی فضل الرحمن پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''عذاب وثواب شرعی قبر میں ہوتا ہے جو عالم برزخ میں ہے نہ کہ دنیاوی قبر میں۔'' (التحقیق الانیق ص ۲۹)

۸...... فرقہ نیچریہ کے مناظر خضر حیات بھکروی لکھتے ہیں کہ ''عذاب وثواب کے لحاظ سے متکلمین کا وظیفہ ہے کہ قبر عالم برزخ کا نام ہے نہ گڑھے کا۔'' (المسلک المنصور ص ۳۲)

۹...... احمد سلیم مظہر چغتائی پنج پیری صاحب لکھتے ہیں کہ: ''جب قبر کی طرف نسبت عذاب کی ہو تو اس سے مراد عالم برزخ ہوتا ہے نہ کہ یہ عرفی قبر جو انسان کھود کر میت کو دفن کرتے ہیں۔'' (کلمات طیبات ص ۱۳۸)

دام گیسو میں پھنسا دل پاؤں میں زنجیر ہے وہ تمہارا خواب تھا یہ خواب کی تعبیر ہے

۱۰...... طیب طاہری صاحب نے جو مسلک ذکر کیا ہے یہی مسلک صاحب پمفلٹ بزعم خود اہل السنۃ والجماعت کا چوتھا مسلک قرار دے کر لکھتے ہیں کہ: ''عذاب وثواب روح اور بدن اصلی کو ہوتا ہے لیکن روح اس بدن میں نہیں بلکہ علیین یا سجین میں ہوتا ہے اس بدن میں ایک خاص قسم کا شعور اور ادراک پیدا کیا جاتا ہے۔'' (یک صفحی پمفلٹ)

قارئین کرام! فرقہ پنج پیریہ کے امیر مولانا محمد طیب طاہری اور صاحب پمفلٹ نے عذاب قبر کے متعلق جو مسلک ذکر کیا ہے یہی مسلک بدنام زمانہ، ایک گمراہ انسان ''احمد سعید خان ملتانی'' کا ہے۔

بندہ احمد سعید ملتانی اور مولانا طیب طاہری صاحب کے اسی مسلک کے متعلق کہ مرنے کے بعد جسد خاکی کو بغیر تعلق روح کے بالفاظ دیگر غیر حی (جماد) کو عذاب وثواب اور شعور وادراک ہوتا ہے ان کے اپنے گھر سے ذیل میں

کچھ معروضات پیش کرنا ہے۔ اگر کچھ کہنا ہے تو ان کے متعلق کہہ دیجئے۔ بندہ نے تو صرف نقل کرنے کی زحمت کی ہے۔

ا...... فرقہ پنج پیریہ کے مشہور عالم، حضرت مولانا شہاب الدین خالدی لکھتے ہیں کہ: ''اس مخبوط الحواس شخص (احمد ملتانی) کے ارتدادِ عقیدہ (بغیر تعلق روح کے جسد کو عذاب وثواب ہونے) کو ان تمام امور کے ساتھ کیسے ثابت کرسکتا ہے۔ یہ ایسا ملغوبہ بن گیا ہے جس کا ثبوت نہ قرآن مجید میں ہے، نہ فرمان رسول ﷺ میں، نہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور نہ ہی گزشتہ صدیوں میں مسلمان اس ارتدادی عقیدہ کا قائل ہوا ہے، یہ انوکھا ہی گھڑنتو عقیدہ ہے۔ گزشتہ صدیوں میں علماء اور مسلمان یہی کہتے آرہے ہیں کہ صرف روح کو عذاب ہوتا ہے یا روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے کہ روح یا تو جسم میں واپس آجاتی ہے یا روح کا ایسا تعلق جسم کے ساتھ ہوتا ہے کہ جس سے جسم کو لذت وسرور یا درد والم کا احساس ہوتا ہے جب قرآن وسنت سے اس گھڑنتو عقیدہ کا کوئی ثبوت نہ ملا تو پھر اس متکبر (احمد سعید ملتانی) نے اپنے اس غلط عقیدہ کے ثبوت میں اس پر زور دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز میں شعور پیدا کیا ہے جیسے قرآن کریم میں ''ان من شیٔ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم'' کہ ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح بیان کرنے کو نہیں سمجھتے۔ اس پر کچھ آیات اور احادیث اپنے زعم باطل میں فٹ کی ہیں اور نتیجہ یہ نکالا ہے کہ ہر چیز کی طرح بے روح میت میں بھی شعور ہے۔ جس سے اس کو درد والم کا احساس ہوتا ہے لیکن یہ بات وہی کرسکتا ہے جو قرآن کریم سے ناواقف اور جاہل ہو یا قرآن کا منکر ہو۔'' (عقیدۃ الامت ص ۴۸۷)

نیز لکھتے ہیں کہ: ''قرآن کریم نے مردوں کے شعور کی نفی کر کے اس ارتداد اور انوکھے عقیدے کی کھلے لفظوں میں تردید کردی ہے۔'' (عقیدۃ الامت ص ۴۸۸)

آگے لکھتے ہیں کہ: ''قرآن کریم نے فرما دیا کہ میت میں شعور بھی نہیں ہوتا تو میت جسم کے ثواب وعذاب کی کوئی صورت نہیں رہی۔'' (عقیدۃ الامت ص ۴۸۹)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ: ''نام نہاد علامہ (احمد سعید خان ملتانی) پہلے اپنی تقریروں میں زور وشور کے ساتھ یہ بیان کرتا رہا کہ عذاب قبر روح کو ہوتا ہے جسم کو کچھ نہیں ہوتا۔ پھر اللہ کو معلوم ہے کہ اس متکبر کے دماغ میں شیطان نے کیا گند بھر دیا تو پہلے مسلک سے ارتداد کرتے ہوئے اس طرف آگیا کہ عذاب اس مٹی والے جسم کو ہوتا ہے۔'' (عقیدۃ الامت ص ۴۴۴)

مفتی صاحب! مندرجہ بالا عبارت کے یہ الفاظ کہ ''اس متکبر کے دماغ میں شیطان نے کیا گند بھر دیا۔'' الخ! غور سے دیکھئے اور فیصلہ کیجئے۔

نیز لکھتے ہیں کہ: ''ارتدادی غلط عقیدہ کی موت واقع ہوجاتی ہے۔'' (عقیدۃ الامت ص ۵۳۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: ''اس مخبوط الحواس نے اپنے غلط خود ساختہ عقیدہ کی کمزوری اور اس کے لئے قرآن وسنت سے کوئی صریح دلیل نہ ملنے کی وجہ سے یہ غلط راستہ اختیار کیا۔'' (عقیدۃ الامت ص ۴۹۱)

خلاصہ مع سوالات

مندرجہ بالا عبارات سے مندرجہ ذیل امور معلوم ہوئے:

۱...... بغیر تعلق روح کے جسم کے عذاب وثواب کا عقیدہ گزشتہ صدیوں میں کسی کا نہ ہو کیا وہ اہل السنۃ کا عقیدہ بن سکتا ہے؟

۲...... بغیر تعلق روح کے جسم کے عذاب وثواب کا عقیدہ گھڑنتو، غلط، خود ساختہ اور کمزور عقیدہ ہے۔

سوال: کیا ایسا عقیدہ اہل السنۃ کا عقیدہ بن سکتا ہے؟

۳...... میت میں شعور اور درد والم کا احساس کی بات وہی شخص کرسکتا ہے جو قرآن سے ناواقف اور جاہل ہو یا قرآن کا منکر ہو۔

سوال: جس عقیدے سے قرآن کا انکار لازم آتا ہے، کیا وہ اہل السنۃ کا عقیدہ بن سکتا ہے؟

سوال: مفتی صاحب! کیا آپ کے مشہور عالم ''مولانا شہاب الدین خالدی'' نے قرآن پر افتراء کی ہے؟ ''ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا'' کا مصداق ٹھہرے ہیں یا آپ نے قرآن کے خلاف عقیدے کو اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ کہہ کر جہالت کا ثبوت دیا ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں ۔۔۔ کس درجہ ہوئے فقیہان حرم بے توفیق

جماد کو عذاب اور نیلوی صاحب

فرقہ پنج پیریہ کے مشہور عالم اور مفتی شریف صاحب کے استاذ مفتی حسین نیلوی لکھتے ہیں کہ: ''کیونکہ جماد کو عذاب نہیں ہوتا، کیونکہ غیر حیی (بے جان) کو عذاب ہونے کے قول کو علماء عقائد نے سفسطہ کہا ہے۔ کیونکہ جماد کو حس نہیں ہوتی۔'' (ندائے حق ج۱ ص ۲۲۳، تیسرا ایڈیشن)

نیز لکھتے ہیں کہ: ''یہ امر واقع ہے کہ بے جان (جماد) کی تعذیب و تنعیم سفسطہ (باطل) ہے۔'' (ایضاً ص ۲۴۱)

آگے لکھتے ہیں کہ: ''اگر ہم اس (بدن) کا اسی حالت میں زندہ ہونا جائز رکھیں تو اس طرح کی زندگی تمام جمادات میں ہوگی اور یہ نرا دھوکہ ہے۔'' (ایضاً ص ۲۸۰)

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

مفتی شریف صاحب کی غباوت

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''یہ مشت نمونہ خروار صرف ٹائٹل پر تبصرہ تھا۔ (ص ۴) حالانکہ یہ مفتی شریف صاحب کی غباوت ہے۔ کیونکہ اسی صفحہ پر چند سطر اوپر بندہ کی کتاب (ص ۷) کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں:

''بشارت حسین نے مسلک الاکابر کے (ص ۷، ۴) کا حوالہ تو دیا ہے۔'' کیا یہ صفحہ ۷ ٹائٹل پر ہے؟''

اگر انسان کو مل جائے دماغ و دل کی بیداری ۔۔۔ خدا شاہد ہے یہ دولت بھی کم نہیں ہوتی

کیا مفتی شریف صاحب توہین قرآن کے مرتکب ہیں؟

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''کتاب (بنام فرقہ پنج پیریہ مماتیہ عذاب قبر کا منکر ہے) کے اندر کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں مختصر عرض ہے کہ ''سبحنک ھذا بھتان عظیم'' (ص ۴)

مندرجہ بالا عبارت میں مفتی شریف صاحب نے قرآن مجید کی آیت کریمہ ذکر کی ہے۔اب ذیل میں اس پر تبصرہ انہی کے گھر سے ملاحظہ کیجئے۔

(بطور الزام) مولانا قمر زمان برادر مولانا عبدالوکیل لکھتے ہیں کہ:''قارئین محترم!''الم نشرح'' قرآنی کلمات ہیں۔مولوی رسال صاحب روکھڑی نے قرآنی کلمات کو کلام الناس کی معرض (یعنی عام محاورے کی ضمن میں) ذکر کر کے قرآن کلمات کی توہین کا ارتکاب کیا ہے جو ایک نا قابل معافی جرم ہے۔''

ملاحظہ فرمائیں: علامہ ابن نجیم مصری فرماتے ہیں:''وکذا قولهم بكفره اذ قرء القرآن فی معرض کلام الناس'' (غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر ج ۱ ص ۱۸۱)

یعنی اسی طرح ان کا قول اس شخص کے کفر پر کہ جب قرآن کو کلام الناس کے معرض اور ضمن میں پڑھے اسی طرح پھر شرح میں اس مسئلے پر بحث فرماتے ہوئے شارح رقمطراز ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام زہری کا مطلب یہ ہے کہ کلام اللہ اور کلام الرسول کے لئے نظیر بناؤ اور نہ انہیں کسی چیز کے لئے مثل بناؤ، جس کو اس کے ساتھ پیش کیا جائے۔الغرض! کلام اللہ کی اپنی حیثیت اور مرتبہ ہے۔اب قرآنی کلمات کو لوگوں کے کلام میں اس طور پر پیش کرنا کہ اس کی اپنی حیثیت تابع ہو جائے اور برقرار نہ رہے، کسی صورت جائز نہیں بلکہ قرآنی کلمات کی توہین ہے۔

علامہ رسال صاحب روکھڑی بھی لکھتے ہیں:''تاکہ بحث''الم نشرح'' ہو جائے۔''انہوں نے قرآنی کلمات کو کلام الناس کی معرض میں (یعنی عام محاورے کی ضمن میں) پیش کیا۔جس کی وجہ قرآنی کلمات کی اپنی حیثیت برقرار نہ رہی جو قرآنی کلمات کی توہین ہے اور مولوی رسال صاحب روکھڑی کو چاہئے کہ اپنی اس مریخی جملے کا مطلب بیان فرمادیں۔نیز وہ ایسے مقام پر''الم نشرح'' کا کیا معنی کریں گے۔رسال صاحب کو مولانا عبدالوکیل صاحب کی دشمنی کا اتنا بخار چڑھتا گیا کہ:''تحفۃ الاشاعت'' کی عبارت لتاڑتے جب بخار نہ اترا تو قرآنی کلمات لتاڑنے پر اتر آئے۔بہتر تھا کہ وہ مولانا عبدالوکیل صاحب کی عبارتوں پر ہی اپنا غصہ ٹھنڈا کرتے اور قرآنی کلمات کو مشق ستم نہ بناتے۔لیکن ہائے عجوبہ روزگار لولہ لنگڑا مناظر! قرآنی کلمات کو بھی آنکھیں دکھا گئے۔(تبلیغی جماعت کا اصل دشمن کون ص ۱۷۸) اب بندہ صرف یہی کہہ سکتا ہے کہ ؎

تنقید صرف غیروں پر کرنا بجا نہیں
یہ آئینہ بھی آپ ذرا دیکھتے چلیں

کیا عذاب قبر میں اہل السنۃ والجماعۃ کے چار مذاہب ہیں

صاحب اشتہار لکھتے ہیں کہ:''کیفیت عذاب قبر کے بارے میں اہل سنت والجماعت کے چار اقوال ہیں۔'' (ایک علمی پمفلٹ)

قارئین کرام! مفتی صاحب نے بزعم خود اہل السنۃ والجماعۃ کے چار مسلک ذکر کئے ہیں، نہ اس پر دلیل دی ہے اور نہ ہی یہ بتایا ہے کہ ان کے قائلین کون کون ہیں؟ اب ہم اس کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔جب مفتی صاحب تفصیل پیش کریں گے تو ہم بھی ذرا تفصیل سے جائزہ لیں گے۔ان شاء اللہ!

سوالات مع مختصر جائزہ

مفتی صاحب! آپ کے ہاں اہل السنۃ والجماعۃ دو ہیں: (۱) محققین اہل السنۃ۔ (۲) جمہور اہل السنۃ۔
(مسئلہ حیات الانبیاء علیہم السلام میں مسلک الاعتدال، اشاعۃ اوّل ۵۷، مولف شمس الامین، نظر ثانی مفتی توصیف احمد مرغز صوابی، تقریظ مولانا امداد الحق شیوہ صوابی)

سوال: اب آپ فرمائیں کہ یہ چار مسالک کون سے اہل السنۃ کے ہاں ہیں؟

سوال: علامہ نیلوی صاحب نے ''ندائے حق'' جلد اوّل میں جو ''اجزاء اصلیہ کا مسلک'' ذکر کیا ہے کیا وہ اہل السنۃ کا مسلک ہے یا نہیں؟

(بطور الزام) مفتی حسین شاہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''کرامیہ کا جو مسلک ہے وہ نرا بد مذہبوں کا نہیں، بلکہ ابن جریر طبری مشہور مفسری اہل سنت کے اساطین میں شمار ہوتے ہیں۔'' (ندائے حق ج ۱ ص ۲۳۴)

سوال: مفتی صاحب ابن جریر طبری کا ''کرامیہ'' کے مسلک کو قبول کرنے سے ''مسلک کرامیہ'' اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک بن گیا یا نہیں؟

سوال: مفتی صاحب ان علماء کی نشاندہی کریں، جنہوں نے یہ کہا ہو کہ کیفیت عذاب قبر میں اہل السنۃ والجماعۃ کے چار مسالک ہیں؟

سوال: ان چار مسالک کے قائلین کون کون ہیں؟

مولانا طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ: ''وقد اتفق اهل السنة والجماعة ان الميت فى القبر يحيى ثم يموت'' (البصائر ص ۱۳۴، طبع السادس، ناشر مکتبہ الیمان جامعۃ الامام محمد طاہر، دار القرآن، پنج پیر یہ صوابی)

مفتی شریف صاحب کے استاد حسین نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''بلکہ عذاب وثواب صرف روح کو ہوتا ہے اور علماء اہل سنت کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے۔'' (ماہنامہ گلستان اسلام ج ا ش ۱۰ ص ۲۰، بابت ماہ مارچ ۱۹۹۶ء)

مزید دیکھئے (ماہنامہ عارفین ج ۵ ش ۱، ۲ ص ۵۴)

سوال: مفتی صاحب! آپ کے شیخ القرآن مولانا طاہر صاحب اور آپ کے استاد نیلوی صاحب اہل السنۃ والجماعۃ کا ایک متفقہ مسلک ذکر کرتے ہیں اور آپ چار، اب ہم کس کی مانیں آپ کی یا آپ کے شیخ کی اور استاد کی، وضاحت فرمائیں؟

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

مسلک تفویض

موصوف لکھتے ہیں کہ: ''عذاب قبر اور ثواب قبر برحق ہے۔ لیکن اس کی کیفیت صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ یہ عالم برزخ کا معاملہ ہے جو علم غیب ہے۔ اس میں بحث ومباحثہ ہی ٹھیک نہیں ہے، کیونکہ یہ متشابہات میں سے ہے۔'' (یک صفحی پمفلٹ)

مفتی صاحب! مسلک تفویض کی وضاحت فرمائیں کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ مطلب ہے کہ عذاب وثواب تو ہوتا ہے لیکن ہم کو معلوم نہیں، روح کو ہوتا ہے یا جسم کو یا دونوں کو یا کوئی اور مطلب ہے؟

سوال: مسلک تفویض ان تین مسالک کا غیر ہے یا نہیں؟

سوال: مفتی صاحب! مسلک تفویض والوں کے علاوہ یہ تین مسالک والے ''مسلک تفویض'' کے منکر ہیں یا نہیں؟

جواب دیتے وقت درجہ ذیل دو عبارتوں کو سامنے رکھئے۔

۱...... مفتی حسین شاہ نیلوی پنج پیری صاحب لکھتے ہیں کہ: ''اب رہا کیفیت کا سوال کہ عذاب وثواب قبر کیسے ہوتا ہے تو اسلم طریقہ تفویض الیٰ اللہ کا ہے۔ یعنی اس کیفیت عذاب وثواب قبر اللہ کے حوالے کریں۔ وہ عذاب وثواب آپ ہی دیتا ہے۔ آپ ہی اس کیفیت کو جانتا ہے اور اس شخص کو محسوس ہوتا ہے، جسے عذاب وثواب ہو رہا ہے، وہ روتا یا ہنستا ہے۔'' (ندائے حق ج ۱ ص ۲۱، ۲۲)

۲...... فرقہ پنج پیریہ کا امیر مولانا محمد طیب طاہری لکھتے ہیں کہ: ''البتہ اس دنیاوی یا عرفی قبر اور جسد عنصری کے ساتھ بھی عذاب وثواب کا ایک تعلق ہے، لیکن ہم اس تعلق کی حقیقت اور کیفیت کو نہیں جانتے۔'' (مسلک الاکابر ص ۴۷)

نوٹ: جب مفتی صاحب تفصیل کریں گے تو پھر ہم بھی تفصیل کریں گے۔ ان شاء اللہ! ابھی اتنا ہی کافی ہے۔

مفتی صاحب کو دعوت

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''ہماری جماعت کی ترجمان کتاب ''مسلک الاکابر فی تحقیق الحیوۃ وعدم السماع لاھل المقابر'' ہے۔'' (ص ۴)

مفتی صاحب! ہم آپ کو اور آپ کی پوری جماعت کو دعوت دیتے ہیں کہ مولانا نور محمد تونسوی صاحب کی کتاب ''امیر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ مؤلف مسلک الاکابر حضرت مولانا محمد طیب طاہری پنج پیری صاحب کی خدمت میں ایک سو چار سوالات'' کا جواب دیں۔

کیا اعلام پر الف لام داخل کرنا صحیح ہے؟

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''شیخ ابوالیمان مولانا محمد طیب طاہری۔'' (ص ۴)

مفتی صاحب نے علم (ابویمان) پر الف لام داخل کیا ہے۔

(بطور الزام) حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''اب آپ (امام اہل السنۃ سرفراز خان صفدر، از ناقل) نے اپنا نام (کنیت) ابوالزاہد لکھی۔ جناب زاہد علم (نام) ہے اور اعلام پر الف لام داخل کرنا غیر مستحسن اور قبیح ہوتا ہے اور بے فائدہ۔ اس کا ذکر اور عدم ذکر براب ہوتا ہے۔ پہلے تو آپ کسی ذوق والے سے پوچھ لیں کہ ابوجعفر کی جگہ ابوالجعفر اور ابوزید کی جگہ ابوالزید لکھ دیا جائے تو کتنا قبیح معلوم ہوگا۔''

(الشہاب الثاقب ص ۱۷، ناشر اشاعت اکیڈمی)

اکابر کن کے ساتھ ہیں

دنیا میں جتنے بھی باطل گروہ ہیں، ان کی کوشش یہی ہوتی ہیں کہ ان کی نسبت اسلاف کی طرف ہوتا کہ ان کی دکان چمکے اور ان کا باطل نظریہ عوام میں بزرگوں کے نام سے پھیلے۔ العرض ہر فرقہ سلف کا نام ضرور لیتا ہے تاکہ

لوگ ان کی گمراہیوں کو گمراہ کن کہہ کر اسلاف کو گمراہ کہے، ان باطل فرقوں میں سے ایک فرقہ پنج پیریہ مماتیہ ہے، جو ان باطل فرقوں کے روش پر چلتے ہوئے ہمارے اکابر علماء دیوبند کی کتابوں کی عبارات پیش کر کے عوام الناس کو فریب دے کر اصل حقیقت سے اندھیروں میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی کام مفتی شریف صاحب نے کیا ہے کہ مجمل اور غیر متعلقہ عبارات پیش کئے ہیں اور جن مقامات پر اکابر رحمہم اللہ نے اپنا عقیدہ واضح لفظوں میں تحریر فرمایا ہے، ان کو چھپا دیا ہے۔ آگے دیکھئے اور فیصلہ کیجئے۔

مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب کے حوالے کی حقیقت

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''مفتی دارالعلوم کراچی عبدالرؤف سکھروی دیوبندی صاحب کہتے ہیں۔ یہ عذاب قبر عالم برزخ میں ہوا ہے، جو اس دنیا سے علیحدہ ایک عالم ہے، جس گڑھے میں میت کو اتارتے ہیں، اس میں عذاب نہیں ہوتا۔'' (ص ۵)

مفتی صاحب! یہ کتابت کی غلطی ہے اور بعد کی ایڈیشنوں میں اصلاح کر لی گئی ہے۔ لہٰذا بعد کے ایڈیشنوں میں اس طرح ہے۔ ''یہ عذاب قبر عالم برزخ میں ہوتا ہے جو اس دنیا سے علیحدہ ایک عالم ہے۔ جس گڑھے میں ہم میت کو اتارتے ہیں، اس میں بھی عذاب ہوتا ہے۔'' (اصلاحی بیانات ج ۱ ص ۳۲، ۳۵)

حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات

عقیدہ عذاب قبر

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ: ''جرنیل علماء دیوبند منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اس عالم (عالم برزخ) میں جس پر جو اچھی بری واردات ہوگی، براہ راست اس کی روح پر ہوگی اور جسم اس سے تبعاً متاثر ہوگا۔''

(معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۶)

تبصرہ: مفتی صاحب کو اتنا معلوم نہیں کہ میں اپنے مسلک کے خلاف لکھ رہا ہوں یا ان کے مسلک کے۔ کیونکہ حضرت مولانا منظور نعمانی کے مندرجہ بالا عبارت کئی وجوہ سے ان کے خلاف ہے۔

پہلی وجہ: منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں جسم کے ساتھ روح کے تعلق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ جو فرقہ پنج پیریہ مماتیہ کے مسلک کے خلاف ہے، ذیل میں فرقہ پنج پیریہ کا مسلک ملاحظہ کیجئے۔

۱...... فرقہ پنج پیریہ کے امیر حضرت مولانا محمد طیب صاحب اپنے خط بنام حافظ منظور الحق میں لکھتے ہیں کہ: ''مسلک اکابر کی عبارت سے جو مراد لیا گیا، ایسا نہیں بلکہ قبر میں بدن کے ساتھ روح کا کوئی تعلق نہیں۔'' (مکتوب سلیم طبع دوم ص ۹۸)

نیز لکھتے ہیں کہ: ''اب اس کا یہی مطلب ہرگز نہیں کہ روح کا تعلق بدن کے ساتھ ہے۔'' (ایضاً ص ۹۹)

۲...... مفتی شریف صاحب کے استاد مولانا حسین نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روح اور بدن عنصری میں ایک تعلق اور کنکشن ہے۔ سو یہ بھی غلط ہے۔'' (ندائے حق ج ۳ ص ۱۴۴)

۳...... حضرت مولانا شہاب الدین خالدی لکھتے ہیں کہ: ''ظاہر ہے جب جسم میں روح بھی نہ ہو اور روح کا جسم سے تعلق بھی نہ ہو۔'' (عقیدۃ الامت ص ۳۱)

۴...... حضرت مولانا ابو یونس عبدالرحیم صاحب نظامی پنج پیری لکھتے ہیں کہ: ''ہر مومن کامل کی روح کو موت سے لے کر لحظہ ثانیہ تک اپنے جسم عنصری سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہوتا۔'' (البراہین من احادیث رسول رب العالمین ص ۶۹)

نوٹ: فرقہ پنج پیریہ کے جو علماء اس مدفن ارضی میں خاکی جسم کے عذاب وثواب کے منکر ہیں، وہ بدرجہ اولیٰ تعلق روح کے منکر ہیں۔ دیکھئے بندہ کا رسالہ فرقہ پنج پیریہ مماتیہ عذاب قبر کا منکر ہے۔

بندہ نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ بالا چند حوالوں پر اکتفاء کیا۔ تفصیلی حوالہ جات پھر کبھی۔ ان شاء اللہ!

کسی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستان میری

دوسری وتیسری وجہ: حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے عبارت میں حیات فی القبر اور جسد خاکی کے عذاب وثواب کا اثبات ہے اور فرقہ پنج پیریہ اس کا منکر ہے۔ ثبوت کے لئے ملاحظہ ہو بندہ ہی کا رسالہ بنام ''فرقہ پنج پیریہ مماتیہ عذاب قبر کا منکر ہے۔''

اعادہ روح اور مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ اعادہ روح کے قائل ہیں۔ (معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۲۴، ناشر دارالاشاعت کراچی)

عام موتیٰ کا سماع اور مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ابو احمد نور محمد صاحب لکھتے ہیں کہ: ''مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ تک عام موتیٰ کے سماع کے قائل نہیں رہے۔ لیکن کئی سالوں کے بعد انہوں نے اپنے اس موقف سے رجوع فرمالیا اور اکابر علماء اہل سنت والجماعت دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کی طرح وہ عام موتیٰ کے سماع فی الجملہ کے قائل ہو گئے۔ چنانچہ امام اہل السنت حضرت مولانا شیخ الحدیث والتفسیر محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: ''حضرت مولانا (محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ) دور حاضر کے محقق عالم بلند پایہ مناظر اور علمائے دیوبند کے ترجمان ہیں۔ پہلے آپ بھی سماع موتیٰ کے منکر تھے۔ جیسا کہ ان کی کتاب (ستہ ضروریہ ص ۳۶) میں اس کا تذکرہ موجود ہے اور مولف ندائے حق وغیرہ نے بھی حوالہ دیا ہے۔ (دیکھئے ندائے حق ص ۱۵۰، اقامۃ البرہان ص ۹۱) لیکن تینتیس سال تک سماع موتیٰ کا انکار کرنے کے بعد حضرت نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سید انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق پر بنیاد رکھ کر اس سے رجوع کر لیا اور اب سماع موتیٰ کے مقر ہو گئے۔ (الفرقان لکھنو جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ بحوالہ سماع موتیٰ ص ۱۹۱) واضح ہو کہ حضرت نعمانی رحمۃ اللہ علیہ جتنا عرصہ سماع موتیٰ کے انکاری رہے، وہ عام موتیٰ کے سماع کا مسئلہ تھا۔ جہاں تک تعلق ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سماع عند القبر الشریف کا تو یہ اجماعی اور اتفاقی مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کا انکار نہ حضرت نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے نہ کسی اور عالم دین نے۔''

(عقیدہ حیات قبر اور علماء اسلام ص ۱۵۲ تا ۱۵۳ طبع اوّل ۲۰۱۲ء)

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سماع عند القبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد یسلم علیّ الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مجھ پر سلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر واپس فرمائے گا تا کہ میں اس سلام کا جواب دوں۔

(رواہ ابوداؤد والبیہقی، معارف الحدیث ج ۵ ص ۲۳۸)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''اتنی بات سب کے نزدیک مسلم اور دلائل شرعیہ سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور خاص کر سید الانبیاء ﷺ کو اپنی قبور میں حیات حاصل ہے۔ اس لئے حدیث کا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ آپ ﷺ کا جسد اطہر روح سے خالی رہتا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ جواب دلوانے کے لئے اس میں روح ڈال دیتا ہے۔ اس بناء پر اکثر شارحین نے رد روح کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ قبر مبارک میں آپ کی روح پاک کی تمام تر توجہ دوسرے عالم کی طرف اور اللہ کی جمالی اور جلالی تجلیات کے مشاہدہ میں معروف رہتی ہے اور یہ بات بالکل قرین قیاس ہے۔ پھر جب کوئی امتی سلام عرض کرتا وہ فرشتے کے ذریعے یا براہ راست آپ تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ کی روح اس طرف بھی متوجہ ہوتی ہے اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ بس اس روحانی توجہ التفات کو رد روح سے تعبیر فرمایا گیا۔'' (معارف الحدیث ج ۵ ص ۲۳۸)

۲...... مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ من صلی علیٰ عند قبری سمعته و من صلی علیٰ نائیا ابلغته رواه البیهقی فی شعب الایمان'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجے گا یا سلام عرض کرے گا وہ میں خود سنوں گا اور جو کہیں دور سے بھیجے گا وہ مجھے پہنچایا جائے گا۔

تشریح: اس حدیث سے یہ تفصیل معلوم ہوگئی کہ فرشتوں کے ذریعے آپ کو صرف وہی درود وسلام پہنچتا ہے جو کوئی دور سے بھیجے۔ لیکن اللہ جس کو قبر اطہر کے پاس پہنچا دے اور وہ وہاں حاضر ہو کر صلوۃ وسلام عرض کریں تو آپ ﷺ اس کو بنفس نفیس سنتے ہیں اور جیسا کہ ابھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہر ایک کو جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ بندے جو روزانہ سینکڑوں یا ہزاروں بار صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں اور آپ ﷺ کا جواب پاتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ اگر ساری عمر کے صلوٰۃ وسلام کا ایک ہی دفعہ جواب مل جائے تو جنس محبت کا کوئی ذرہ نصیب ہے ان کے لئے وہ دو جہاں کی دولت سے زیادہ ہے۔ کسی محب نے کہا ہے ؎

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

''اللهم صلِ علی سیدنا محمد النبی الامی و اله و بارک و سلم کما تحب و ترضی عدد ما تحب و ترضی'' (معارف الحدیث ج ۵ ص ۲۹۳)

۳...... حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کا حیات النبی ﷺ کے متعلق سات صفحات کا مضمون ماہنامہ الفرقان کے جمادی الاولیٰ ۱۳۵۸ھ کے ماہنامہ میں شائع ہوا تھا۔ پھر یہ مضمون ماہنامہ تعلیم القرآن کی مئی ۱۹۵۹ء کی اشاعت میں شائع ہوا اور اسی حاشیہ سے شائع ہوا جس میں سماع عند القبر الشریف کی حدیث کو سند جید سے مانا گیا ہے۔ پھر تعلیم القرآن کی جولائی اور اگست ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں اس کی تصدیق محدث کبیر حضرت مولانا عبد الرحمن کیملپوری سے ان الفاظ میں منقول ہوئی۔ میرے نزدیک مولانا محمد منظور صاحب کا مضمون جو مختلف رسائل میں طبع وشائع ہو چکا ہے اس باب میں بہترین مضمون ہے۔ (بحوالہ مقام حیات ص ۵۰۷، ۵۰۸)

عرض اعمال اور مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حامی توحید وسنت ماحی شرک وبدعت حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''علاوہ ازیں یہ پیشی

(نبی ﷺ پر) صرف ''امت اجابت'' یعنی مسلمانوں ہی کے اعمال کی ہوتی ہے نہ کہ تمام ''امت دعوت'' کے اعمال کی جس میں کفارو مرتدین اور مشرکین ومنافقین کے اعمال بھی داخل ہوں۔ چنانچہ خود ان احادیث میں اس کا واضح قرینہ موجود ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جو حدیث مسند بزار کے حوالے سے مذکور ہوئی ہے، اس کے آخری الفاظ پر غور فرمایئے: ''فما کان من حسن حمدت اللہ علیہ وما کان من سیئی استغفرت اللہ لکم'' یعنی جو عمل اچھا میرے علم میں آئے گا اس پر میں خدا کا شکر کروں گا اور جو برا عمل ہوگا اس پر میں خدا سے تمہارے لئے مغفرت کروں گا۔''

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ﷺ پر صرف وہ گناہ پیش کئے جائیں گے، جن کی مغفرت ہو سکے گی اور جن پر آپ بارگاہ خداوندی میں معافی کی سفارش فرما سکیں گے اور ظاہر ہے کہ کفروشرک اور ارتداد ایسا گناہ نہیں ہے۔　(بوارق الغیب حصہ دوم ص ۴۹، ناشر کتب خانہ مجیدیہ ملتان شہر پاکستان)

استشفاع عند القبر النبی ﷺ اور مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ استشفاع عند القبر النبی ﷺ کے متعلق اکابرین دیوبند کے نظریہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ: ''(ہمارے اکابر) زائر کے لئے روضہ مبارک پر حاضر ہوکر سلام عرض کرنے کے ساتھ آپ سے شفاعت اور استغفار کی استدعا کو بھی صحیح سمجھتے ہیں۔''　(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق ص ۷۰)

توسل اور منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''اسی طرح دعا میں توسل بالنبی ﷺ اور توسل بالصالحین کو شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ان کے متبعین بالکل جائز نہیں سمجھتے اور ہمارے اکابر (دیوبند) کے نزدیک وہ ناجائز نہیں ہے۔''　(ایضاً ص ۶۹)

سفر زیارت نبوی اور مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''لیکن ہمارے اکابر کے نزدیک زیارت نبوی ﷺ کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا بھی از قبیل حسنات وقربات اور باعث اجر وثواب ہے۔''

(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق ص ۶۹)

المہند علی المفند اور مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''چنانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے حسام الحرمین میں ان حضرات (علماء دیوبند) کے متعلق جو کچھ لکھا تھا اور علماء حرمین کے قلوب میں ان کی طرف سے بغض ونفرت پیدا کرنے کے لئے جو کچھ اس کے سواء زبان سے کہا تھا۔ اس کو پیش نظر رکھ کر ان حضرات نے ۲۶ سوالات مرتب کئے اور علمائے دیوبند سے ان کا جواب چاہا۔ یہ سب سوالات علماء دیوبند کے عقائد اور ان کے مسلک ومشرب سے متعلق تھے۔ یہاں سے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو مفصل اور مدلل جواب تحریر فرمایا۔ جس پر اس دور کے جماعت دیوبند کے قریباً سب ہی اکابر ومشاہیر نے تصدیقات لکھیں اور وہی جوابات حرمین شریفین اور ان کے

علاوہ مصر شام وغیرہ ممالک اسلامیہ کے علماء اور اہل فتویٰ کے پاس بھیج گئے جن کی ان تمام حضرات نے بھی تصدیق اور تائید فرمائی اور لکھا کہ یہی عقیدے اہل سنت والجماعت کے ہیں اور ان میں کوئی ایک عقیدہ بھی اہل سنت کے خلاف نہیں ہے۔ یہ سارے سوالات وجوابات اور ہندوستان وحرمین شریفین اور دوسرے ممالک اسلامیہ کے علماء کرام کی تصدیقات اسی زمانہ میں اردو ترجمہ کے ساتھ ایک ضخیم رسالہ کی صورت ''التصدیقات لدفع التلبیسات'' کے نام سے شائع ہو گئے تھے۔ پھر اس وقت سے اب تک بار بار یہ رسالہ چھپتا رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ خدا ترس طالبان حق کے لئے صرف یہی رسالہ اس سلسلہ میں کافی تھا اور اب بھی کافی ہے۔''

(فتوحات نعمانیہ ص ۳۱۲، ۳۱۳، طباعت دوم ناشر انجم ارشاد المسلمین لاہور)

عقیدہ عذاب قبر اور اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

۱...... حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ وہ مومنین اور کفار جن کی نعشیں کسی قبر میں دفن نہیں کی جاتیں، جلائی گئیں یا درندوں نے کھالیں یا کسی اور صورت سے تلف اور عدیم الوجود ہو گئی ہیں۔ ان سے نکیرین کا سوال کس مقام پر ہوگا؟

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب کے سات مقدمات لکھ کر فرمایا۔ جب یہ ساتوں مقدمات طے ہو چکے تو سمجھنا چاہئے، جب انسان مرتا ہے تو اس کی روح باقی رہتی ہے۔ بحکم مقدمہ اولیٰ اور مقام اس کا برزخ ہوتا ہے۔ بحکم مقدمہ ثانیہ اور اسی کے مناسب اس کے لئے ہر زمین ہوتی ہے۔ بحکم مقدمہ ثالثہ اسی جگہ اس کو عذاب وضغط ہوتا رہتا ہے۔ خواہ جسد کہیں ہو اور درندوں نے کھالیا ہو یا سوختہ ہو کر متفرق ہو گیا ہو۔ البتہ اجزاء جسد کے ساتھ اس کا کچھ تعلق رہتا ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے اجزاء میں بھی اس قدر حیات باقی رہی جس سے عذاب وثواب کا اثر جسد پر بھی آجائے تو کچھ بعید نہیں۔ چنانچہ اخبار کثیرہ سے ثابت ہے۔ بحکم مقدمہ رابعہ (یعنی قبر اور برزخ میں روح اصل اور جسد عنصری اس کا تابع ہوتا ہے) جب یہ سب امور ممکن ہیں اور مخبر صادق نے وقوع کی خبر دی تو ایمان لانا فرض اور اس سے بچاؤ کی فکر ضروری ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۲۷)

۲...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حیات قبر و برزخ کے متعلق مختلف حدیثوں میں تطبیق دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''اس سے صاف معلوم ہوا کہ یوم بعث تک روح مومن کا مستقر شجر جنت ہے۔ پس یہ صریح ہے۔ اس میں اعادہ روح الی الارض منفی اس قرار جنت کے نہیں ہے یا تو اس طرح کہ اوّل یہ اعادہ ہوتا ہے۔ پھر سوال نکرین بعد عروج الی السماء ہوتا ہو اور یا اس طرح کہ یہ اعادہ اور قرار فی الجنۃ مختلف حیثیتوں سے ایک وقت میں مجتمع ہو جاتے ہوں۔ یعنی اصل قرار تو جنت میں ہو اور قبر میں اصل قرار نہ ہو کچھ تعلق جسد سے ہو خواہ وہ جسد اصلی حالت پر ہو یا مستحیل ہو گیا ہو اور یہ تعلق صرف اتنا ہوگا جس سے ادراک نعیم والم کا ہو سکے۔'' (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۴۱۸)

۳...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تصنیفات سے صاف طور سے یہ عیاں ہے کہ پس مرگ عقاب یا ثواب کا ترتب صرف روح پر ہوتا ہے۔ حالانکہ عقاب وثواب جسمانی ہونے پر آیات قرآنیہ وصریح احادیث نبویہ شاہد ہے۔ اندریں صورت امام علیہ الرحمۃ کے معقولات اور نصوص معروضہ میں تعارض واقع ہوتا ہے، جس کی وجہ سے قلب پر غایت درجہ انقباض رہتا ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوال کے

جواب میں لکھا کہ امام غزالی نے ''احیاء العلوم'' میں عذاب قبر کو اقرب الی الاذہان کرنے کے لئے عالم خواب کی مثال دی کہ جس طرح خواب دیکھنے والا خواب میں بہت کچھ دیکھتا ہے، لیکن اس پر بیٹھنے والا کچھ بھی محسوس نہیں کرتا تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ مثال دے کر ثابت کیا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی عذاب قبر روح اور جسد عنصری دونوں پر ہوتا ہے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ امام موصوف کی دیگر عبارات کا مطلب بھی اسی کے مطابق سمجھا جائے۔ چنانچہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ان عبارات احیاء العلوم سے تصریحاً ثابت ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ عذاب قبر کے اسی طرح قائل ہیں جس طرح جمہور اہل اسلام قائل ہیں اور تصریحاً اس طریق کو اظہر اور اصح اور اسلم بتا رہے ہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۶۵، ۴۶۶)

۴...... حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''پس یہ امر کہ ارواح کا قبور کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ اس چشم سے لینا چاہئے جس کو کسی قدر کشفی آنکھ نہ بھی بتلایا ہے کہ اس تودہ خاک سے ارواح کا ایک تعلق ہوتا ہے اور ''السلام علیکم یا اھل القبور'' کہنے سے جواب ملتا ہے۔'' (احکام اسلام عقل کی نظر میں، حصہ سوم ص ۲۵۶)

۵...... نیز لکھتے ہیں کہ: ''عرض روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔ انسان میت سے کلام کر سکتا ہے، ارواح کا تعلق آسمان سے بھی ہوتا ہے۔ جہاں اس کے لئے ایک مقام ملتا ہے اور یہ ایک ایسی مسلم بات ہے کہ ہندوؤں کی کتابوں میں بھی اس کی گواہی موجود ہے۔ پس یہ مسئلہ عام طور پر مسلمہ مسئلہ ہے۔ بجز اس گمراہ فرقے کے جو نفی بقائے روح کرتا ہے، اسی طرح بلاشبہ مرنے کے بعد اجزاء بدن سے بھی روح کا تعلق رہتا ہے۔ گو نیکوں کی روحیں علیین میں ہوتی ہیں اور بدوں کی سجین میں۔ لیکن روحوں کا روحانی تعلق ابدان کے ذرات کے ساتھ رہنا ضروری ہے۔ خواہ کسی کو قبر میں دفن کریں، خواہ جلا دیں، خواہ وہ ڈوب جائے ذرے ذرے کے ساتھ روح کا تعلق (بالاتر از فہم) رہتا ہے۔ اس کی نظیر ایک تار برقی کافی ہے۔ تار برقی کا تعلق دیکھئے کہاں سے کہاں تک رہتا ہے۔ ایسا ہی روح کا تعلق باوجود علیین وسجین کے تعلق بدن کے ساتھ بھی ہے اور ضرور ہے۔ مگر اس دنیا کی آنکھیں محسوس نہیں کر سکتے۔ کیونکہ عالم غیب کے اسرار کو دنیا کی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور نہ دکھایا جانا مناسب ہے۔ کیونکہ پھر ایمان بالغیب نہیں رہے گا جس پر فلسفہ انبیاء کا قائم ہے۔ لیکن صرف محسوس نہ ہونے کے سبب کسی امر کا انکار صریحاً دلیل بدہضمی ہے۔ قبر کا تنگ یا فراخ ہونا یہ بھی ایک عالم باطن کے اسرار سے ہے، جسے اہل دنیا کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں۔ ہاں! اہل کشف صوفی واولیاء اللہ لوگ دیدہ بطن سے اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ اہل باطن بسا اوقات کشف قبور کے ذریعے سے مردوں کو قبروں میں معذب یا مثاب دیکھتے ہیں۔'' (ایضاً ص ۲۵۷)

۶...... ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: ''اسی طرح جب مردہ کو لحد میں رکھا جاتا ہے اور اس کی قبر پر مٹی ڈالی جاتی ہے تو مٹی فرشتوں کو مردہ کے پاس جانے سے روک نہیں سکتی، بلکہ اگر پتھر بھی کندہ کیا جائے اور مردہ کو اس میں رکھ کر اس پتھر کو قلعی سے سربمہر کر دیا جائے تو بھی مردہ کے پاس فرشتے کے پہنچنے سے یہ امر مانع نہیں ہو سکتا۔'' (ایضاً ص ۲۵۱)

۷...... اپنی مشہور کتاب ''بہشتی زیور'' میں لکھتے ہیں کہ: ''جب آدمی مر جاتا ہے، اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں، آ کر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہے؟ اگر مردہ ایمان دار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کا چین ہے۔ جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے

ہیں۔جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے میں پڑ کر سور ہتا ہے اور اگر مردہ ایمان دار نہ ہو تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھ کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے، مگر یہ سب باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ہم لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔''

(بہشتی زیور باب العقائد، عقیدہ نمبر ۵۳ ص ۴۲ مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور)

۸...... فرماتے ہیں کہ:''بخلاف برزخ کے کہ اس کے منکرین بہت ہیں۔حتیٰ کہ اہل اسلام میں معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ جب آدمی مرتا ہے، قبر میں دو فرشتے منکر نکیر آتے ہیں۔ان کا معاملہ آتے ہیں۔(۱) ان کا معاملہ مختلف ہوتا ہے۔اگر بندہ مومن ہوتا ہے اس کے پاس نہایت اچھی صورت میں آتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں۔وہ پسندیدہ جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔حتیٰ کہ جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے اس کو ایک وسعت نظر آتی ہے اور اس کو کہا جاتا ہے:''نم کنومة العروس'' (بس سو جا دلہن کی طرح کا سونا) اور اگر وہ کافر ہوتا ہے اس کے پاس نہایت ہولناک صورت میں آتے ہیں اور جو سوال اس سے کیا جاتا ہے وہ جواب میں''لا ادری''یعنی میں نہیں جانتا کہتا ہے۔اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کو اس قدر دباتی ہے کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہے۔گرزوں سے اس کو مارتے ہیں اور سانپ اور بچھو اس کو ڈستے ہیں۔غرض انواع کے عذاب میں مبتلاء رہتا ہے۔معتزلہ اور ہمارے نو تعلیم یافتہ ان احادیث کا بالکل انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو قبر کو کھود کر دیکھتے ہیں نہ اس میں فرشتہ ہے نہ گرز ہے نہ وسعت ہے نہ سانپ ہے نہ بچھو ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کو بھیڑیا کھا لے یا دو شیر کھا لیویں تو وہاں کس طرح یہ سوال وجواب ہوں گے اور کیسے وہاں وسعت ہوگی اور وہاں سانپ، بچھو کہاں ہیں۔ہم تو صریحاً یہ کہتے ہیں کہ بھیڑیئے اور شیر کے پیٹ میں نہ سانپ ہیں نہ بچھو ہیں نہ گرز ہیں...... وجہ یہ کہ خود علم نہیں اور علماء کے اتباع سے عار آتی ہے۔حالانکہ سلامتی کی بات یہ ہے کہ اپنے سے زیادہ جاننے والے کا دامن پکڑنا چاہئے۔کاش! اگر ہم پوچھ لیتے تو پتہ لگ جاتا۔ان تمام شبہات کا منشاء یہ ہے کہ قبر نام اس گڑھے کا رکھ لیا۔حالانکہ قبر سے مراد احادیث میں یہ گڑھا نہیں ہے بلکہ مراد عالم برزخ ہے اور عالم برزخ اس گڑھے کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ برزخ اس حالت کا نام ہے جو آخرت اور دنیا کے درمیان کی حالت ہے۔اگر قبر میں دفن کر دیا وہی اس کا برزخ ہے۔اس سے وہاں ہی سوال وجواب وعذاب وثواب ہوگا اور اگر بھیڑیئے و شیر نے کھا لیا اس کے لئے وہی برزخ ہے اور اگر جلا دیا تو جہاں جہاں اس کے اجزاء ہیں اس سے وہاں ہی یہ سب واقعات پیش آئیں گے۔لیکن چونکہ شریعت میں دفن کرنے کا حکم ہے، اس لئے عالم برزخ کو قبر سے تعبیر فرمایا ہے۔'' (ملفوظات حکیم الامت ج ۲۷، ۲۸ ص ۲۹۳، ۲۹۴، ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

۹...... نیز فرماتے ہیں کہ:''میت میں مطلق ادراک تو احادیث سوال نکرین سے باجماع اہل حق ثابت ہے۔''

(ملفوظات حکیم الامت ج ۲۳ ص ۶۶)

۱۰...... ایک جگہ بزرگوں کے قریب دفن ہونے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:''جب حق تعالیٰ کی طرف سے رحمت ومغفرت کی ہوائیں چلتی ہیں تو گو اس سے مقصود کوئی خاص بزرگ ہوں لیکن حسب قرب وبعد آس پاس کو پہنچتی ہے۔جیسا کہ کسی کے پنکھا جھلا جاوے تو آس پاس کے لوگوں کو بھی ہوا ضرور لگتی ہے۔اس لئے بزرگوں کے قریب دفن ہونے کی تمنا

کرنا عبث نہیں۔ سلف وخلف کا تعامل صاف دلیل ہے کہ یہ عمل بے اصل نہیں۔" (ملفوظات حکیم الامت ج ۲۳ ص ۱۰۰)

۱۱...... ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:" روح کو تعلق جسم سے ایسا ہے جیسا کہ آفتاب کو زمین سے۔"

(ملفوظات حکیم الامت ج ۲۳ ص ۳۵۸)

۱۲...... فرماتے ہیں کہ:" قبر پر جا کر فاتحہ پڑھنے سے علاوہ ایصال ثواب کے خود پڑھنے والے کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہاں استحضار موت کا زیادہ ہوتا ہے۔ دوسری باطنی مصلحت یہ ہے کہ مردہ کو ذکر سے انس ہوتا ہے۔ خوا آہستہ آہستہ پڑھا جاوے یا زور سے حق تعالیٰ مردہ کو آواز پہنچا دیتے ہیں۔"

(ملفوظات حکیم الامت ج ۲۳ ص ۱۷۲، خطبات حکیم الامت ج ۳۰ ص ۵۰۶)

کلمہ طیبہ کی برکت سے عذاب قبر رفع ہو جانے کا قصہ

۱۳...... فرماتے ہیں کہ:" مولوی محمد قاسم (یہ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نہیں) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں گنگوہ حاضر ہوا تو حضرت کی سہ دری میں ایک کورا بدھنا رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو اٹھا کر کنوئیں میں سے پانی کھینچا اور اس میں سے بھر کر پیا تو پانی کڑوا پایا۔ ظہر کی نماز کے وقت حضرت سے ملا اور یہ قصہ بھی بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کنوئیں کا پانی تو کڑوا نہیں ہے، میٹھا ہے۔ میں نے وہ کورا بدھنا پیش کیا۔ حضرت نے بھی پانی چکھا تو بدستور تلخ تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو رکھ دو۔ نماز ظہر کے بعد حضرت نے سب نمازیوں سے فرمایا کہ کلمہ طیبہ جس قدر جس سے ہو سکے پڑھو اور حضرت نے بھی پڑھنا شروع کیا۔ بعد میں حضرت نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیر لئے۔ اس کے بعد بدھنا اٹھا کر پانی پی لیا تو شیریں تھا۔ اس وقت مسجد میں بھی جتنے نمازی تھے سب نے چکھا تو کسی قسم کی تلخی نہ تھی۔ بعد میں حضرت نے فرمایا کہ اس بدھنے کی مٹی اس قبر کی ہے جس پر عذاب ہو رہا تھا۔ الحمدللہ! کلمہ کی برکت سے عذاب رفع ہو گیا۔" (ملفوظات حکیم الامت ج ۱۱ ص ۴۸)

۱۴...... فرماتے ہیں کہ:" حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا کہ قبر بھی آخرت میں داخل ہے۔ اس سے موت اور مابعد الموت کا مراقبہ بہت قریب ہو گیا۔ کیونکہ قبر کیا چیز ہے، یہی زمین تو ہے جس پر آپ روزانہ چلتے پھرتے ہیں۔"

(خطبات حکیم الامت ج ۲۲ ص ۲۹۵، ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

۱۵...... ایک اور جگہ میں فرماتے ہیں کہ:" اس (حیات برزخیہ) کے مختلف مراتب ہیں۔ ایک مرتبہ تو تمام جماعت مومنین کو حاصل ہے جس کے ذریعے سے نعیم قبر کی ہر مسلمان کو حس ہوگی۔" (خطبات حکیم الامت ج ۱۳ ص ۱۷۴)

سماع موتی اور اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

۱...... "حکیم الامت مجدد الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ بعض نے نفی سماع موتی پر اس آیت سے استدلال کیا ہے۔" انک لا تسمع الموتی " مگر یہ استدلال بالکل ناتمام ہے۔ اس لئے کی اس آیت میں موتی سے تشبیہا کفار مراد ہیں۔ پس اس سے اتنا ثابت ہوا کہ جیسے کافر نہیں سنتے۔ ایسے ہی مردے بھی نہیں سنتے اور ظاہر ہے کہ کافروں کا نہ سننا بایں معنی ہے کہ ایسا نہیں سنتے کہ سن کر قبول کر لیں۔ پس اس طرح مردے بھی ایسا نہیں سنتے کہ سن کر قبول کر لیں۔ مثلاً کوئی جا کر قبرستان میں تبلیغ کرنے لگے تو

وہ سن کر اس پر عمل کرنے لگیں۔ پس اس معنی کے نہیں سنتے۔ حاصل یہ کہ یہاں دو چیزیں ہیں۔ ایک مشبہ بہ یعنی موتی اور ایک مشبہ یعنی کفار سو مشبہ بہ کے سماع میں تو اختلاف ہے ہی مگر مشبہ کے سماع کا مشاہدہ ہے کہ مطلق سماع ثابت ہے اور سماع قبول منفی ہے۔ پس تصحیح تشبیہ کے لئے غیر مشاہدہ کو مشاہدہ کی طرف راجع کریں گے۔ یعنی عدم سماع موتی کا ویسا ہی ہے، جیسے عدم سماع کفار کا۔ اب آیت کا مطلب بے غبار ہو گیا اور کوئی شبہ نہیں رہا۔"

(ملفوظات حکیم الامت ج ۵ ص ۲۱۶، ج ۸ ص ۲۷۷، ج ۲۳ ص ۲۴۱)

۲...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: "حدیث میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مرد کہ گزرے کسی ایسے شخص کی قبر پر جسے وہ دنیا میں پہچانتا ہو پھر اس پر سلام کرے۔ مگر بات یہ ہے کہ وہ میت اس کو پہچان لیتی ہے اور اس کو سلام کا جواب دیتی ہے۔" (بہشتی زیور حصہ گیارھواں ص ۹۹۲، ناشر: دارالحدیث ملتان)

۳...... ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: "مسئلہ سماع موتی میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ مگر اہل کشف سماع کے وجود پر متفق ہیں۔" (ملفوظات حکیم الامت ج ۲۴ ص ۲۲۶)

۴...... نیز فرماتے ہیں کہ: "چنانچہ حدیث میں ہے کہ میت کو قرع نعال کی آواز آتی ہے اور جو کوئی عزیز وقریب اس کی قبر پر آتا ہے اس کو پہچانتا بھی ہے۔ گو معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ مگر احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ بعض لوگوں نے عدم سماع موتی کا مسئلہ امام صاحب کی طرف منسوب کیا ہے۔ مگر امام صاحب کی طرف اس کی نسبت صحیح نہیں۔" (خطبات حکیم الامت ج ۲۲ ص ۳۹۸)

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

۱...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشہور فتاویٰ امداد الفتاویٰ میں حدیث: "من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته" اور حدیث: "اکثروا الصلوٰة علی یوم الجمعة فان صلوتکم معروضة علی" اور حدیث: "ان للہ ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام" لکھ کر بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ اپنا عقیدہ لکھا ہے کہ جو درود وسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس پڑھا جاتا ہے وہ آپ خود سنتے ہیں اور جو دور سے پڑھا جاتا ہے وہ فرشتوں کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر پیش کیا جاتا ہے۔

(امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۱۰۶، ۱۰۱، ۷۳، ۳۱۷)

جن لوگوں کا خیال ہے کہ جس طرح قریب والا درود وسلام آپ کی ذات اقدس پر بالاتفاق بلا واسطہ پیش کیا جاتا ہے، اسی طرح دور والا درود وسلام بھی آپ پر بلا واسطہ پیش کیا جاتا ہے تو ایسے لوگوں کی خیال کی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور تردید فرمائی ہے کہ یہ قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ مقیس علیہ تو ثابت ہے۔ لیکن مقیس ثابت نہیں بہرحال! فتاویٰ کے مندرجہ بالا صفحات قابل مطالعہ ہیں، جن سے مولانا کا اپنا مسلک بھی واضح ہے۔

نوٹ: امداد الفتاویٰ کے سارے حوالے بحوالہ "عقیدہ حیات قبر علماء اسلام" کے ہیں۔

۲...... حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حیات الانبیاء کے احادیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

خلاصہ: تمام روایت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے اور فرشتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام کرنے کے علاوہ

چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ امت کے اعمال کا دیکھنا، نماز پڑھنا، عالم برزخ کے مناسب غذا نوش فرمانا، سلام کا قریب سے خود سننا اور دور سے فرشتوں کے ذریعے سے سننا اور جواب دینا۔

(تذکرۃ الحبیب، تسہیل نشر الطیب ص ۲۶۸، ناشر زمزم پبلشرز)

۳...... ایک مرتبہ فرمایا کہ: ''آپ ﷺ بنص حدیث قبر میں زندہ ہیں۔'' (التکشف عن مہمات التصوف ص ۶۷۵)

۴...... ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''یہ بات باتفاق امت ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام قبر میں زندہ رہتے ہیں۔''

(اشرف الجواب ص ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۵)

نبی ﷺ کی حیات قبر پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ ذیل کتب ملاحظہ کیجئے۔

۱...... القول الجمیل ''حصہ اوّل'' (ص ۴)
۲...... وعظ الحبور (ص ۱۳)
۳...... ثلج الصدر (ص ۱۵۲)
۴...... الافاضات (ج ۵ ص ۲۴۴)
۵...... راس الاربعین (ص ۵۱۱)
۶...... التبلیغ (ص ۳)
۷...... شکر النعمۃ (ص ۴۴)
۸...... وعظ الظہور (ص ۵۱)
۹...... امداد الفتاویٰ (ج ۲ ص ۱۱۹)
۱۰...... وعظ التبلیغ (ص ۳)
۱۱...... بیان القرآن (ج ۱ ص ۴۹ تاج کمپنی) یہ گیارہ حوالے مقام حیات سے لی گئی ہیں۔
۱۲...... خطبات حکیم الامت (ج ۵ ص ۲۹۳ تا ۲۹۶، ج ۱۳ ص ۱۷۳ تا ۱۷۵)
۱۳...... ملفوظات حکیم الامت (ج ۳ ص ۳۱۱، ج ۱۲ ص ۸۶)

فرقہ پنج پیریہ، مماتیہ کے چند شبہات کا حل حضرت مولانا نور محمد تونسوی صاحب کے کتاب ''عقیدہ حیات قبر اور علماء اسلام'' سے پیش کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

قارئین کرام! یہ ہے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ کہ وہ آپ ﷺ کی حیات قبر شریف کے قائل ہیں اور روح اور جسد عنصری کے تعلق کے بھی قائل ہیں اور روضہ اقدس پر پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام بلاواسطہ سننے کے قائل ہیں اور دور سے پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام کے بذریعہ ملائکہ پہنچائے جانے کے قائل ہیں اور عذاب قبر کی صحیح صورت کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ روح کا جسد عنصری کے ساتھ تعلق بھی مانتے ہیں۔ خواہ وہ ذرہ ذرہ ہو جائے اور اسی تعلق کی وجہ سے روح اور جسد کی جزاء اور سزا رنج والم اور راحت کے بھی قائل ہیں۔ حتیٰ کہ عام موتی کے سلام سننے کے بھی قائل ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی عبارت پیش کر کے اس سے ایسا مطلب نکالتا ہے جو ان تصریحات کے برخلاف ہے تو وہ مفتری کذاب اور دھوکہ باز ہے۔ عوام الناس میں مغالطہ آمیزی پھیلاتا ہے اور تلبیسات کے ذریعے اکابر کے دامن کو آلودہ کرنا چاہتا ہے۔

ازالہ شبہ اوّل: ''حضرت کی تحریروں میں یہ بات موجود ہے کہ قبر سے مراد صرف یہ گڑھا نہیں بلکہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے۔ بعض لوگوں کو اس سے یہ شبہ ہوا کہ حضرت مردے کے مدفن کو قبر نہیں سمجھتے، بلکہ قبر اس کے علاوہ کسی دوسرے مقام کو سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات خلاف واقع ہے۔ کیونکہ حضرت کی متعدد تصریحات گزر چکی ہیں کہ قبر میں مدفون جسد خواہ کسی حالت میں ہو، اس کے ساتھ روح کا تعلق رہتا ہے جس کی وجہ سے مردہ رنج وراحت کو محسوس کرتا ہے۔ لہٰذا ایسی تصریحات کے پیش نظر کہا جائے گا کہ حضرت قبر کے مفہوم میں وسعت پیدا کرنا

چاہتے ہیں۔ کیونکہ بعض مردے ایسے ہوتے ہیں جن کو زمین کا مدفن نصیب نہیں ہوتا۔ حضرت بتانا چاہتے ہیں کہ قبر صرف اس زمینی گڑھے کا نام نہیں بلکہ قبر سے مراد برزخ ہے اور برزخ موت سے لے کر قیامت کے وقت تک کو کہتے ہیں اور یہ برزخ قبر سمیت مردے کے ہر مقام کو شامل ہے۔ خواہ مردے کہیں ہوں، جس حالت میں ہوں، قبر برزخ میں تضاد وتنافی نہیں ہے بلکہ قبر مردے کے لئے ظرف مکان اور برزخ اس کے لئے ظرف زمان ہے اور یہ دونوں باتیں بیک وقت راست آتی ہیں۔ جیسے زیدرات میں ہے اور مسجد میں ہے۔ لہٰذا یہ بات اسی طرح درست ہے کہ مردہ قبر میں ہے اور برزخ میں ہے۔ حضرت قبر کے مفہوم میں وسعت دے کر مردے کے ہر مقام کو قبر میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا یہ شبہ نہ رہا اطمینان قلب کے لئے امداد الفتاویٰ کا ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مردے کے ٹھکانے اور مستقرؔ کو قبر کہتے ہیں۔ لکھتے ہیں: (میت) کے حرق سے انعدام نہیں ہوتا، استحالہ ہوتا ہے۔ پس اجزاء باقی ہیں اور وہ اجزاء جہاں ہیں وہی ان کی قبر ہے۔ حقیقت قبر کی محل وجود میت ہے۔'' (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۶۷ ۴)

ازالہ شبہ دوم: ''مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ موت کے بعد روح کے لئے جسد مثالی کے قائل ہیں جس سے بعض لوگوں کو شبہ ہوا کہ حضرت جسد عنصری سے تعلق نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ بھی بدفہمی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ حضرت فرماتے ہیں کہ جسد عنصری جل کر راکھ ہو جائے یا کسی اور وجہ سے منتشر ہو جائے تو اس کو انعدام میت نہیں کہا جائے گا، بلکہ یہ میت کا استحالہ ہے۔ لہٰذا جسد کے اجزاء کے ساتھ روح کا تعلق رہتا ہے جس کی وجہ سے میت رنج وراحت کو محسوس کرتا ہے۔ جب حضرت تعلق کی تصریح فرماتے ہیں تو جسد مثالی کے قائل ہونے کی وجہ سے جسد عنصری کے تعلق کی نفی سمجھنا کوتاہ فہمی ہے۔ جو جل جائے راکھ ہو جائے اور اس کے اجزاء منتشر ہو جائیں وہ جسد عنصری ہی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح بہت سے علماء اہل سنت والجماعت اور صوفیاء محققین جسد مثالی کے قائل ہیں اور ساتھ جسد عنصری کے تعلق کو بھی مانتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگ اہل سنت والجماعت میں سے ہیں اور ہمارے اکابر ہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی میں سے ہیں۔ ہمارا اختلاف ان لوگوں سے ہے جو جسد مثالی تجویز کر کے جسد عنصری سے تعلق کی نفی کرتے ہیں جو جسد عنصری میں تعلق ماننے کے بعد مثالی تجویز کرتے ہیں۔ ان سے ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔''

(عقیدہ حیات قبر اور علماء اسلام ص ۴۷، ۴۸، ۴۹)

عقیدہ عذاب قبر اور مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''مگر صحیح یہ ہے کہ عذاب روح اور جسد دونوں کو ہوتا ہے۔ کیونکہ مردہ کا قبر میں جا کر زندہ ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ روایت میں نکرین کے بارے میں ''یقعدانہ'' کا لفظ ''وغیرھا من الروایات'' بھی اعادہ روح پر دال ہیں...... مگر صحیح یہ ہے کہ جسم مادی ہی میں روح کا اعادہ ہوتا ہے۔ مگر اسے ہم معلوم نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ خواب میں کسی کو تکلیف ہو رہی ہو بلکہ یقظان کو تخیل وتشکر کی وجہ سے سرور یا غم لاحق ہو، ہمیں اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔'' (احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۰۴)

نیز لکھتے ہیں: ''قال السیوطی رحمۃ اللہ علیہ فی شرح الصدور عذاب القبر ھو عذاب البرزخ (الی قولہ) ومحلہ الروح والبدن باتفاق اھل السنۃ'' (ایضاً ص ۱۰۴)

عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ استحباب زیارۃ قبر النبی ﷺ کے دلائل دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: ''احتج القائلون بانها مندوبة لقوله تعالىٰ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول (الآیۃ) وجه الاستدلال بها انه ﷺ حی فی قبره بعد موته کما فی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورهم وقد صححه البیهقی والف فی ذالک جزءا قال الاستاذ ابو منصور البغدادی قال المتکلمون المحققون من اصحابنا نبینا ﷺ حی بعد وفاته... فثبت ان حکم الآیۃ باق بعد وفاته ﷺ فینبغی لمن ظلم نفسه ان یزوره قبره ویستغفر الله عنده فیستغفر له الرسول'' (احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۵۶۱)

اس سے معلوم ہوا کہ فقیہ العصر مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ استشفاع عند قبر النبی ﷺ حیاۃ قبر بہ تعلق روح مع الجسد العنصری اور سماع النبی ﷺ عند قبره الشریف کے قائل ہیں۔

۲...... مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ نے احسن الفتاویٰ کی (جلد اوّل ص ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰) پر نو حدیثوں سے عرض اعمال علی النبی ﷺ بعد الوفات ثابت کیا ہے۔

۳...... تصدیق حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ: ''مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا مفتی عبد الشکور ترمذی صاحب کے رسالہ بنام عقائد علماء دیوبند پر تصدیق فرماتے ہوئے ارقام فرمایا ہے۔ اس کتاب (عقائد علماء دیوبند) میں مندرجہ عقائد صحیح ہیں۔ اہل سنت والجماعت اور علماء دیوبند کے یہی عقائد ہیں۔'' (ص ۲۴۳)

اس کتاب (عقائد علماء دیوبند) میں عقیدہ حیات النبی ﷺ مندرجہ ذیل الفاظ میں موجود ہیں: ''تمام اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز اور عبادت میں مشغول ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی یہ برزخی حیات اگرچہ ہم کو محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن بلاشبہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے۔'' (عقائد علماء اہل سنت دیوبند تالیف فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری مع حواشی مفیدہ مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی ناشر اتحاد اہل سنت والجماعت اس کے آخر میں رسالہ خلاصہ عقائد علماء دیوبند ملحق ہے ص ۲۲۶)

مسئلہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں ایک سوال اور حضرت مفتی محمد صاحب مفتی دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی کا مفصل جواب

سوال: حضور نبی اکرم ﷺ شافع محشر حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ یعنی بعد از وفات ''حیات النبی ﷺ'' کے موضوع پر مختلف علماء کے بیانات پر مشتمل کیسٹیں بازاروں میں اکثر ملتی ہیں، ان سے دو قسم کی آراء سامنے آتی ہیں۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد والی زندگی کو اس زندگی سے تشبیہ دینے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ رائے رکھنے والے علماء نبی کریم ﷺ کی روضہ اقدس میں زندگی کی تردید کرتے ہیں۔ بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ عام مردوں کا جسم گل سڑ جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا جسم اطہر اگرچہ محفوظ ہے۔ مگر اس سے روح کا تعلق نہیں ہوتا۔ دوسرے علماء کا موقف یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے روضہ مبارک میں زندہ ہیں۔ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ جو درود آپ ﷺ کی ذات پر دور دراز سے بھیجا جاتا ہے، مقرر فرشتے اس کو روضہ اقدس میں نبی

کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں اور جو درود روضہ اقدس پر پڑھا جائے اس کو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ یہی عقیدہ اکابر علماء دیوبند کی تصدیقات کے ساتھ المہند علی المفند میں بھی مذکور ہے۔

اب دریافت طلب یہ ہے:

۱...... ان دونوں آراء میں سے کون سی رائے صحیح ہے، آپ کے اور جامعۃ الرشید کے مہتمم صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ حضرات حیات النبی ﷺ کے قائل نہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

۲...... آپ نے احسن الفتاویٰ سے حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کا تحریر کردہ فتویٰ نئی تبویب و ترتیب میں خارج کرادی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب نے رسالہ ''نور بصیرت'' شمارہ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں مفصل مضمون بھی لکھا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

۳...... اگر آپ حضرات سے حضرت مفتی صاحب کے فتویٰ متعلق حیات النبی ﷺ مندرجہ احسن الفتویٰ ج ۴ ص ۹۴ پر دستخط کرنے کو کہا جائے تو آپ اس پر آمادہ ہوں گے۔ (محمد اشفاق، جنگل عبداللہ بادشاہ ملتان، خاور راولپنڈی)

جواب: (۱) سوال میں مذکورہ دوسری رائے صحیح ہے۔ حیات النبی ﷺ سمیت میرے اور جامعۃ الرشید کے مہتمم صاحب دامت برکاتہم کے تمام عقائد وہی ہیں جو اکابر علماء دیوبند کی تصدیقات کے ساتھ المہند علی المفند میں مذکور ہیں۔

(۲) یہ غلط فہمی یا بہتان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت والا احسن الفتاویٰ پر خود مسلسل نظر ثانی فرماتے رہتے تھے اور ہر طبع میں ضرور کچھ نہ کچھ ترامیم فرماتے تھے۔ حیات الانبیاء کے سلسلے میں سب سے پہلے طبع میں جس میں احسن الفتاویٰ صرف ایک جلد میں تھا۔ اپنے فتویٰ کی تائید میں دارالعلوم دیوبند کا ایک فتویٰ نقل فرمایا تھا۔ بعد میں جدید طباعت کے وقت بغرض اختصار اسے حذف فرمادیا تھا۔ اس مسئلہ کے علاوہ دوسرے مسائل میں بھی بیسیوں ترامیم ہوئی ہیں جن میں سے کئی مسائل کی یادداشتیں جو حضرت والا کے قلم کی تحریر کردہ ہیں۔ بندہ کے پاس محفوظ ہیں، ان ترامیم کی بناء پر ان حضرات کو پریشانی ہوتی تھی جن کے پاس احسن الفتاویٰ کی پرانی طباعتیں تھیں۔ اس لئے حضرت والا نے ان ترامیم کو ایک رسالہ کی صورت میں جمع کرنے کا حکم فرمایا جو مرتب ہوگیا ہے اور عنقریب ان شاء اللہ! شائع ہو جائے گا۔ یہ الزام اس لئے غلط ہے کہ حضرت والا کا حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں موقف اب بھی ''احسن الفتاویٰ'' میں شائع ہو رہا ہے، جس کا حوالہ آپ نے بھی دیا ہے۔ اگر کوئی فتویٰ ہم اپنی مرضی سے نکالنے کی خیانت وحماقت کرتے اور ہمارا عقیدہ یہ نہ ہوتا جو ''احسن الفتاویٰ'' کے فتویٰ میں مذکور ہے تو یہ فتویٰ کیوں باقی رکھتے۔

(۳) کیوں نہیں کریں گے۔ ایسے بیسیوں فتاویٰ یہاں سے جاری ہوئے ہیں جن کی نقول ہمارے پاس محفوظ ہیں، بلکہ بندہ اور حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم ''المہند علی المفند'' پر دستخط کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

''اللھم ارزقنا حبک وحب من یحبک واحفظنا من جمیع الشرور والفتن ما ظھر منھا وما بطن''

(بشکریہ ضرب مومن جلد ۱۲ ش ۳۳، مورخہ ۲۹ / رجب تا ۶ / شعبان ۱۴۲۹ھ بمطابق یکم تا ۷ / اگست ۲۰۰۸ء)

نوٹ: مذکورہ بالا فتویٰ ایک تفصیلی فتویٰ جو کہ ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے، سے تلخیص ہے۔ تفصیلی فتویٰ منگوانے کے لئے اس پتہ پر رابطہ کریں۔ دفتر قافلہ حق مرکز اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی سرگودھا۔

(بحوالہ سہ ماہی مجلہ قافلہ حق سرگودھا ج ۲ ش ۴ ص ۶۲ تا ۶۴)

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور عقیدہ عذاب قبر

۱...... حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''عذاب قبر جسم عنصری و جسم مثالی دونوں پر ہوتا ہے۔''
(امداد الاحکام ج ۱ ص ۸۳۹ طبع جدید، ناشر: مکتبہ دار العلوم کراچی)

۲...... نیز لکھتے ہیں کہ: ''بلکہ ان (ارواح) کو اپنے جسد اوّل اور قبر سے بھی تعلق رہتا ہے۔'' (ایضاً ج ۱ ص ۸۱۸)

۳...... ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: ''لان الاحیاء بعد الوفات مستحیل عندھم (المعتزلہ) اما عند اھل السنۃ فالحدیث لقنوا موتاکم محمول علی حقیقۃ لان اللہ تعالٰی یحییہ علی ماجاءت بہ الاثار (اعلاء السنن: الطبعۃ الثالث ج ۸ ص ۲۱۱، ناشر: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراتشی) ''معتزلہ کے نزدیک موت کے بعد (قبر میں زندہ کرنا) محال ہے۔ لیکن اہل سنت کے نزدیک حدیث: ''لقنوا موتاکم'' حقیقت پر محمول ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالٰی قبر میں مردہ کو زندہ کرتا ہے۔ جیسا کہ احادیث و آثار میں ہیں۔

۴...... نیز لکھتے ہیں کہ: ''اگر صرف (مردے کو) ثواب پہنچانے کا ارادہ ہو تو اس کے لئے قبر پر جانے کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر ثواب پہنچانے کے ساتھ میت کی تانیس و دلداری میں مقصود ہو تو قبر پر جانے اور وہاں جا کر قرآن پڑھنے سے میت کو انس و مسرت زیادہ ہوتی ہے۔'' (امداد الاحکام ج ۱ ص ۱۹۳)

عذاب قبر سے متعلق تفصیلی فتویٰ مصدقہ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

الجواب: حامداً و مصلیاً و مسلماً! مجموعی طور پر اہل السنۃ والجماعت اس بات کے قائل ہیں کہ عذاب روح کو جسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض نے اس میں جسم مثالی کا توسط مانا ہے اور باوجود جسم مثالی کے جسم عنصری یا اس کے اجزاء سے اس قدر تعلق ہونے میں جس سے تالم و تلذذ ہو سکے، کوئی بعید نہیں اور جسم کی ہیئت ترکیبی کا بقاء تعلق روح کے لئے لازم نہیں۔ باوجود ریزہ ریزہ ہونے کے ہر ہر ذرہ کے ساتھ تعلق ممکن ہے اور ہر جزء اور ذرہ کی قبر وہی ہے جہاں وہ موجود ہے۔ بر ہو یا بحر ہو اور تمام جگہوں کے ذرات سے تعلق پیدا کرنے پر خدا کو قدرت ہوتا ہے، جس سے عذاب و ثواب ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورج بہت سی جگہوں کو روشن کرتا ہے۔ ایک ویڈیو جنکشن کا بہت وڈیوں سے تعلق ہے۔ لیکن اس کا ادراک بوجہ دوسرے عالم میں ہونے کے ہم کو عامتہ نہیں ہوتا۔ تاکہ ایمان بالغیب باقی رہے۔ بہرحال صحیح مسلک اہل حق کا یہی ہے کہ قبر میں روح مع الجسد کو عذاب و ثواب ہوتا ہے۔ گو ہیئت ترکیبی باقی نہ رہے جس پر روایت اور سلف کے اقوال کثیرہ شاہد ہیں۔ لیکن یہ عقیدہ کہ عذاب و ثواب محض روح کو ہو اور جسم یا اس کے اجزاء سے کسی نوع کا تعلق نہ ہو یہ عقیدہ ابن حزم ظاہری اور ابن میسرہ کا ہے۔ نیز یہ عقیدہ کہ جسد کو بغیر تعلق روح کے عذاب ہو۔ یہ کرامیہ کا مسلک ہے۔ عدم تعلق روح کا قول مولف مذکور فی اقوال اور کرامیہ برابر ہیں۔ رہا حیات بسیط کے ساتھ عذاب کا قائل ہونا یہ مخترع شئے ہے اور اس صورت میں تلذذ یا تالم خلاف اجماع ہے۔ کیونکہ پتھر کے توڑنے یا اچھی جگہ پر رکھنے سے تالم یا تلذذ کا کوئی قائل نہیں۔ بہرحال یہ عقیدہ مخترع اور اہل حق کے خلاف ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس درود و سلام کے بلوغ سے ثواب کا پہنچنا مراد لینا بدعت جدیدہ ہے اور نمبرے کے الفاظ گستاخی کے موہم اور روایات کے انکار اور سلف کے عقیدہ کی تغلیط پر مبنی ہیں اور خلاف اجماع ہیں۔ نیز اس قائل نے یہ تحریر کر کے اور بھی ظلم کیا ہے کہ درود و سلام کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جو کہ کھلم کھلا تصریحات فقہاء کے خلاف ہے۔

عالمگیری میں ہے: "ثم یقف عند وجھہ مستدبر القبلة ویصلی علیہ" بہرحال جن خیالات کا اس شخص نے اظہار کیا ہے، یہ غلط ہیں اور روایات صحیحہ اور اقوال سلف صالحین کے خلاف ہے، جن کی تفصیل اپنی جگہ پر کتب میں مسطور ہیں۔ اس وقت تفصیل کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا یہ شخص مبتدعین میں داخل ہے۔ کیونکہ مبتدع ہونے کے لئے بعض امور کا اختراع بھی کافی ہے اور مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کو امام بنانا مکروہ تحریکی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

نوٹ: اس سلسلہ کی تصنیفات میں تسکین الصدور کا مطالعہ مفید ہے۔ مہر ودستخط کتبہ محمد وجیہ غفرلہ، مدرسہ دار العلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد (سندھ) ۷/ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

الجواب صحیح ظفر احمد عثمانی ۲۷/ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ (بحوالہ ہدیۃ الحیران ص ۸۸)

عقیدہ حیات النبی ﷺ اور حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

۱...... حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: "عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ مامن احد یسلم علی الا ردّاللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام رواہ ابو داود بسند صحیح وذکر ابن قدامة من روایة احمد بالفظہ مامن احد یسلم علی عند قبری" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ مجھ پر سلام کہتا ہو، مگر یہ کہ اللہ میری روح یعنی توجہ مجھ پر لوٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں ابوداؤد نے اس کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۵۰۴)

۲...... "عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ بلفظ من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ وفیہ محمد بن مروان السدی الصغیر وھو ضعیف وروی نحوہ الخدال من طریق البختری وھو ضعیف جداعن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وتعدد الطریق یفید القوۃ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو پڑھے درود میری قبر کے پاس اسے میں خود سنتا ہوں اور جس نے دور سے پڑھا وہ مجھے (بواسطہ فرشتوں کے) پہنچا دیا جائے گا۔ (اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۵۰۵)

۳...... "عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون رواہ ابو یعلی برجال ثقاة ورواہ البیھقی وصححہ" حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ رواہ ابویعلی برجال ثقاۃ۔

استشفاع عند قبر النبی ﷺ اور مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "احتج القائلون بانھا مندوبة بقولہ تعالی (ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول) وجہ الاستدلال بھا انہ ﷺ حی فی قبرہ بعد موتہ کما فی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم... فثبت ان حکم الایة باق بعد وفاتہ ﷺ فینبغی لمن ظلم نفسہ ان یزور قبرہ ویستغفر اللہ عندہ فیستغفر لہ الرسول" (اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۴۹۸)

علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "ولا شک فی حیاتہ ﷺ بعد وفاتہ وکذا سائر الانبیاء علیہم السلام

احیاء فی قبورھم حیاۃ اکمل من حیات الشھداء التی اخبر اللہ تعالٰی فی کتابہ العزیز ونبیناﷺ سید الانبیاء وسید الشھداء واعمال الشھداء فی میزانہ فقد قالﷺ علمی بعد وفاتی کعلمی فی حیاتی رواہ الحافظ المنذری'' (اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۵۰۵)

مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''واذا کان من جاء قبرہ کمن جاء رسول اللہﷺ فای مومن یرضی نفسہ بان لا یجی رسول اللہ وھو یقدر علی ذالک ولو یبذل النفس والروح ومن الذی یمنع من شد الرحال لاجل ذالک وھو یعلم ان رسول اللہﷺ حی فی قبرہ فقد جاء رسول اللہ وانما ینکر ذالک من ینکر حیاتہﷺ'' (اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۵۱۲)

عقیدہ حیات النبیﷺ کے متعلق حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا مصدقہ فتویٰ

''حضرت اقدس نبی کریمﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیاوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا جائے، بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین، متکلمین، اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب جو حضرت گنگوہی کے ارشد خلفاء میں سے ہیں، ان کا رسالہ ''المھند علی المفند'' بھی اہل انصاف اور اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ دائر کرے، اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔'' (پیام مشرق لاہور ج ۳ ش ۴ / ۱۳۸۰ھ / ستمبر ۱۹۶۰ء، بحوالہ تسکین الصدور ص ۷۳ طبع یازدہم ستمبر ۲۰۰۴ء، احمد سعید ملتانی آغاز وانجام ص ۱۱۷ طبع اوّل)

عرض اعمال اور علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''عرض حضورﷺ کے سامنے اعمال امت کے پیش ہونا اور حضورﷺ کا خوش ہونا اور استغفار فرمانا ثابت ہے۔'' (امداد الاحکام ج ۱ ص ۱۳۷)

علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے تسکین الصدور پر تقریظ لکھا ہے۔ دیکھئے (تسکین الصدور ص ۲۸)

تصدیق حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''چنانچہ احقر کے رسالہ عقاید علماء دیوبند پر (علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ) تصدیق فرماتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں: ''فقد سرحت النظر فی ھذہ الرسالۃ خطفۃ فوجدتھا صحیحۃ اخذا من المھند وغیرہ من مؤلفات اکابرنا من علماء دیوبند'' (ص ۱۷۶) میں نے اس رسالہ پر طائرانہ نظر ڈالی تو اس کو نہایت نفیس اور صحیح پایا۔ مولف نے المھند کتاب سے ہمارے اکابر اور مشائخ کے عقائد کو احسن انداز میں ذکر کیا ہے۔ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس رسالہ کی پرزور الفاظ میں تصحیح فرما رہے ہیں

اور المہند وغیرہ میں درج اپنے اکابر اور مشائخ علماء دیوبند کے عقائد کا حوالہ دے رہے ہیں۔ نیز مسئلہ حیات النبی ﷺ میں اکابر دیوبند کے متفقہ اعلان پر حضرت مولانا کے دستخط ثبت ہیں۔" (ہدایۃ الحیران ص ۱۰۲ طبع دوم)

علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہدایۃ الحیران پر تصدیق

محدث کبیر علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "هداية الحيران" قریب قریب سب ہی دیکھی واقعی اس کی ضرورت تھی۔ باقی لوگوں کا ماننا یہ الگ بات ہے جو اپنے قبضہ میں نہیں ہے۔ (ہدایۃ الحیران ص ۱۵۱ طبع دوم)

کیا شبلی نعمانی دیوبندی نہیں؟

مفتی شریف صاحب لکھتے ہیں کہ اس عنوان کے تحت چند علماء دیوبند کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں۔ (ص ۴) اس کے تحت ہیچ پیری مفتی نے "شبلی نعمانی" کا نام ذکر کیا ہے۔ مفتی صاحب کو اتنا معلوم نہیں کہ شبلی نعمانی کا تعلق دیوبند کے مکتب فکر سے قطعاً نہیں اور نہ ان کے نظریات علماء دیوبند کے ہیں۔

<u>سوال</u>: مفتی صاحب آپ نے کس بنیاد پر "شبلی نعمانی" کو دیوبند کے فہرست میں ذکر کیا ہے؟

۱...... استاذ المحدثین مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ "شبلی نعمانی" کے متعلق لکھتے ہیں: "علامہ ہی کو عقائد اسلامیہ میں اور عربی عبارتوں کے ترجمہ میں دھوکہ لگتا ہے۔" (سیرت المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۴۳، طبع دوم ناشر مکتبہ خلیل لاہور)

۲...... نیز لکھتے ہیں کہ: "علامہ شبلی نے یہ سمجھا کہ حضور پر نور ﷺ کو اپنی نبوت و رسالت میں شک تھا۔ ورقہ کے کہنے سے آپ کو اپنی نبوت کا یقین آیا۔ علامہ شبلی نعمانی کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔" (ایضاً ج ۱ ص ۱۶۱)

۳...... آگے لکھتے ہیں کہ: "اہل سنت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے۔ لہٰذا علامہ شبلی نعمانی کا (سیرۃ النبی ﷺ ج ۱ ص ۱۸۱ تقطیع کلاں) میں یہ لکھنا کہ ابوطالب کے اسلام کے متعلق اختلاف ہے۔ محض تلبیس ہے اور دھوکہ ہے۔ اہل سنت میں ان کے کفر کے متعلق کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ روافض ابوطالب کے ایمان کے قائل ہیں اور ظاہر ہے کہ روافض کا اختلاف قابل اعتبار نہیں۔" (ایضاً ج ۱ ص ۲۹۵)

۴...... علامہ شبلی ابن اسحاق کی ضعیف اور منقطع روایت سے بخاری و مسلم اور صحاح ستہ کی تمام روایات صحیحہ کو رد کر کے ابوطالب کا ایمان ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ (ایضاً ج ۱ ص ۲۹۴)

۵...... لکھتے ہیں کہ: "علامہ شبلی کا یہ خیال تمام محدثین اور مفسرین کی تصریحات بلکہ تمام صحیح اور صریح روایات کے خلاف ہے۔" (ایضاً ج ۲ ص ۱۶۶)

علامہ شبلی نعمانی کا جہاد اقدامی سے انکار

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی فرماتے ہیں کہ: "شبلی مرحوم نے جو کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اقدامی جنگ نہیں لڑی اور اسلام میں اقدامی جہاد نہیں ہے، ان کا یہ کہنا غلط ہے۔ اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ نے یہاں قریش کے قافلہ کا جو ارادہ کیا یہ آپ کی طرف سے اقدام ہی تو تھا۔"

(کشف الباری، کتاب المغازی ص ۸۹)

معجزات اور شبلی نعمانی کے مغالطات

''سرسید احمد خان نے اصول تفسیر میں معجزات کے متعلق جو مغالطے پیش کئے ہیں، یہی مغالطے علامہ شبلی نعمانی نے علم الکلام اور کلام میں مختلف انداز اور الفاظ میں بیان کئے ہیں۔'' (تفسیر القرآن، اصول التفسیر، الاصل الثامن ۲۲، علم الکلام اور کلام ج ۲ ص ۲۰۳، ان ہی مغالطات کے رد کے لئے دیکھئے ''ماہنامہ، الفاروق، کراچی، محرم الحرام ۱۴۳۵ھ ج ۳۰ ش ا ص ۶ تا ۱۰، از افادات حضرت مولانا شیخ سلیم اللہ خان صاحب زیدہ مجدہ'')

علامہ شبلی نعمانی کے متعلق مزید دیکھئے:

(از افادات حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، اشرف الجواب ص ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲ ناشر مکتبۃ الحسن لاہور)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثانی صاحب دامت برکاتہم لکھتے ہیں: (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے) بحیثیت مجموعی اعتدال فکر اور حق وانصاف کا دامن نہیں چھوڑا، مثلاً مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی جائز تعریف کے بعد ان کے بارے میں ندوہ کے سربراہ کے یہ الفاظ بڑے قابل قدر اور مؤلف کے انصاف کے آئینہ دار ہیں کہ: ''وکان مع ذالک معجبا برایہ لاینقاد لاحد، ولو کانٔ برھانہ مقنعا وفیہ شی من التلون... وکان معتزلیا فی الاصول، شدید النکیر علی الاشاعرہ'' (ص ۱۷۶) اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی رائے کے معاملے میں خود پسند تھے اور دوسرا شخص خواہ کیسے کافی وشافی دلائل لے آئے، اس کے آگے سر تسلیم خم نہ کرتے تھے۔ ان میں کچھ تلون بھی تھا...... اور عقائد کے معاملے میں معتزلی تھے اور اشاعرہ پر شدت سے نکیر کرتے تھے۔

(تبصرے ص ۵۰۰، ۵۰۱ طبع جدید ناشر ادارۃ المعارف کراچی)

سید سلیمان ندوی اور انکار حشر اجساد

(بطور الزام) مولانا شمس الامین پنج پیری لکھتے ہیں: ''سید سلیمان رحمۃ اللہ علیہ صرف معاد روحانی کے قائل ہیں۔'' (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۴ ص ۸۳۶، مسئلہ حیات الانبیاء علیہم السلام میں مسلک اعتدال ص ۹۵ نظر ثانی، مفتی توصیف احمد مرغز صوابی)

مفتی صاحب! جو شخص حشر اجساد کا منکر ہو اگر وہ عذاب قبر کا انکار کریں تو اس پر کیا تعجب ہے۔ اب آپ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ پر کیا فتویٰ لگائیں گے؟

مفتی شریف صاحب کی بے خبری

''مفتی شریف نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبارت کی نسبت شبلی نعمانی کی طرف کر کے غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ کیونکہ یہ عبارت صرف سید سلیمان ندوی کی ہے۔ شبلی نعمانی اس وقت وفات پا گئے تھے۔ بعد میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل سید سلیمان ندوی نے کیا ہے۔ مفتی حسین شاہ نیلوی نے بھی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبارت کی نسبت صرف یہ سلیمان ندوی کی طرف کیا ہے۔'' (ماہنامہ عارفین سرگودھا س ۵ ش ۲۱ ص ۶۰)

قارئین کرام! مفتی شریف صاحب نے ''سیرۃ النبی'' سے جو عبارت انکار عذاب قبر کے متعلق پیش کی ہے، اسی عبارت کو فرقہ عثانیہ نے بھی اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔ (حبل اللہ، مجلہ نمبر ۲۵ ص ۷۹)